رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تار کا پتہ الفضل قادیان

الفضل

ہفتہ میں تین بار

ایڈیٹر: غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

فی پرچہ ۱

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند

نمبر ۳۲	۳۰ جمادی الاوّل ۱۳۵۳ھ	یوم سہ شنبہ	مطابق ۱۱ ستمبر ۱۹۳۴ء	جلد ۲۲

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق نو ستمبر بوقت ۵ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

جناب چودھری فتح محمد صاحب ناظر اعلیٰ کے ہاں ۱۰ ستمبر لڑکی پیدا ہوئی۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے۔ ان کی اہلیہ صاحبہ کی طبیعت علیل ہے۔ پیچش کی سخت شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

۸ ستمبر مرزا اکمل محمد صاحب نے اپنی دوسری شادی کی تقریب میں بہت سے اصحاب کو دعوت ولیمہ دی۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی شرکت فرمائی۔ احباب دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ مرزا صاحب موصوف کو اولاد صالحہ عطا کرے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مداہنہ کا گند نکالنا اچھا ہوتا ہے

(فرمودہ ۱۱ ستمبر ۱۹۰۷ء)

فرمایا۔ کم بخت مکہ والے لوگ بھی مداہنہ کیا کرتے تھے فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا کے یہی معنے ہیں۔ کم بخت خبیث جو مداہنہ کا گند اپنے اندر رکھتے ہیں۔ ان کا گند نکالنا اچھا ہی ہوتا ہے۔

(الحکم ۱۷ ستمبر ۱۹۰۷ء)

اخبار احمدیہ

ایک مخلص اور پُرجوش جماعت

ٹاٹا نگر کے قریب موسٹی بنی کارخانہ میں احمدیہ جماعت کیرنگ کے احمدی نوجوان ۶۰۰۰۷ کے قریب ملازم ہیں۔ انہوں نے اپنی مسجد بھی بنائی ہوئی ہے۔ احمدیہ کور بھی بنا کر اپنی تنظیم کر رکھی ہے۔ اور دینی تعلیم میں ترقی کا ایک خاص جوش ان کے اندر پایا جاتا ہے۔ احباب ان کی دینی و دنیاوی ترقی کے لئے دُعا فرمائیں۔ خاکسار محمد حنیف قمر از کھڑگپور۔

عربی کے امتحان مقابلہ میں انعام

میاں عبد المنان صاحب مولوی فاضل ابن حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کو مسلم یونیورسٹی علی گڑھ نے عربی کے مقابلہ کے امتحان میں اول رہنے کی وجہ سے وظیفہ دیا ہے۔ الحمد للہ علی ذالک (نامہ نگار)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ جناب محی الدین صاحب پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ جاوا کے متعلق مولوی رحمت علی صاحب مبلغ لکھتے ہیں۔ ان کے لئے احباب دُعا کریں۔ کہ اللہ تعالے ان کے اخلاص اور ایمان میں ترقی دے۔ وُہ بہت محنت اور زور سے سلسلہ کا کام کر رہے ہیں (ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان) (۲) میرا لڑکا محمود احمد بعارضہ میعادی بخار بیمار ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔ خاکسار شریف احمد مالیر کوٹلہ (۳) میں نیا احمدی ہوں۔ تمام رشتہ دار مخالفت میں۔ اور تکلیف دیتے ہیں۔ دوست دُعا کریں۔ اللہ تعالے رحم کرے۔ خاکسار بہادر خان۔ سانگلہ ہل (۴) مجھے بعض امور کے لئے دُعاؤں کی از حد ضرورت ہے۔ دوست دُعا کریں۔ اللہ تعالے اپنا فضل کرے۔ خاکسار محمد نواز خان [illegible] احباب دُعا فرمائیں۔ اللہ تعالے عاجز کو کامل متقی بنا دے خاکسار [illegible] محمد صادق ڈسپنسر احمدی پور (۶) خاکسار نے ٹاٹا نگر میں ایک لیتھو گرافک پریس خرید ہوا ہے۔ جو چار سال سے بند پڑا تھا۔ اب دوبارہ اس کے جاری کرنے کا عزم کر رہا ہوں احباب دُعا فرمائیں۔ کہ اس کے لئے ضروری سامان اللہ تعالے عطا فرما کر اس کے چلانے کی توفیق بخشے نیز میرا بچہ بھی بیمار ہے۔ اس کی صحت کے لئے بھی دعا کی جائے۔ خاکسار قریشی محمد حنیف قمر از کھڑگپور۔ (۷) میری دینی و دُنیوی مشکلات کے حل کے لئے احباب دُعا کریں۔ خاکسار عبد الرحمن۔ جگہ۔

اعلان نکاح

۱۔ چودھری شیر محمد خان ولد چودھری علی بخش صاحب نمبردار چک ۳۳ جنوبی کا نکاح ۲۔ ستمبر ملک غلام علی صاحب نمبردار چک ۸۶ کی دختر زینب بیگم سے ایک ہزار مہر پر ملک عبد الرحمن صاحب خادم گجراتی نے پڑھا۔ اللہ تعالے مبارک کرے خاکسار مولا بخش پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ چک ۳۵ (۲) ۲۶ اگست ۱۹۳۸ء حضرت مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے عزیزم سید محمد سعید کا نکاح خواجہ نصیر الدین صاحب کی دختر سکینہ بیگم صاحبہ سے بعوض مبلغ پانچ صد روپیہ مہر پڑھا۔ اللہ تعالے اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے خاکسار فضل حسین منیجر بکڈپو۔ قادیان۔

ولادت

۱۔ خاکسار کو اللہ تعالے نے دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے نے تقی اللہ تجویز فرمایا احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے اس کو عمر و اقبال عطا فرما کر خادم دین بنائے خاکسار سید منظور احمد حیدرآباد دکن

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے متعلق الوداعی نظم

صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالے کو سفر انگلستان پر جاتے ہوئے سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے چند اہم نصائح اور ایک دعائیہ نظم لکھ کر لدھیانہ کے سٹیشن پر عنایت فرمائی۔ جناب غلام محمد صاحب اختر ریلوے سٹاف واروں کی سعی سے جو اسی گاڑی میں دہلی تک سفر کر رہے تھے ہمیں وُہ پاکیزہ اور بے حد مؤثر نظم موصول ہوئی ہے۔ جسے شکریہ کے ساتھ درج ذیل کیا جاتا ہے (ایڈیٹر)

جاتے ہو مری جان خُدا حافظ و ناصر
اللہ نگہبان۔ خُدا حافظ و ناصر

ہر گام پہ ہمراہ رہے نُصرتِ باری
ہر لمحہ و ہر آن۔ خُدا حافظ و ناصر

والی بنو امصارِ علوم دو جہاں کے
اے یُوسف کنعان"۔ خُدا حافظ و ناصر

ہر علم سے حاصل کرو عرفانِ الٰہی
بڑھتا رہے ایمان۔ خُدا حافظ و ناصر

پہرہ ہو فرشتوں کا قریب آنے نہ پائے
ڈرتا رہے شیطان خُدا حافظ و ناصر

اس بحر کے غواص بنو لیک بہ ایں شرط
بھیگے نہیں دامان خُدا حافظ و ناصر

سر پاک ہو اغیار سے دل پاک نظر پاک
اے بندۂ سُبحان۔ خُدا حافظ و ناصر

محبُوبِ حقیقی کی "امانت" سے خبردار!
اے "حافظ قرآن"۔ خُدا حافظ و ناصر

لدھیانہ سٹیشن پر صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو الوداع

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب و صاحبزادہ مرزا سعید احمد صاحب کو الوداع کہنے کے لئے احباب جماعت احمدیہ لدھیانہ رات کے بارہ بجے سٹیشن لدھیانہ پر جمع ہوئے۔ مالیر کوٹلہ سے سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ معہ صاحبزادہ میاں مسعود احمد خان صاحب تشریف لائیں۔ گاڑی کے پہنچنے پر دوستوں نے ملاقات کی اور خاکسار نے پھولوں کے ہار پہنائے اس کے بعد مرزا ناصر احمد صاحب حضرت بیگم صاحبہ کی خدمت میں تشریف لائے۔ جو ویٹنگ روم میں تھیں۔ انہوں نے دونوں کے گلے میں ہار ڈالے ہر دو صاحبزادگان کے سفر یورپ کی کامیابی کے لئے جناب سید عنایت علی شاہ صاحب نے مجمع سمیت دُعا فرمائی۔ دس منٹ کے قیام کے بعد فرنٹیر میل روانہ ہوئی۔ اور ہم اپنے محبُوب امام کے لخت جگر کو خدا حافظ کہتے ہوئے رخصت آیا۔ خاکسار سید محمد عبد الرحیم۔

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سے دہلی اسٹیشن پر ملاقات

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور مرزا سعید احمد صاحب جمعہ کی صبح کو فرنٹیر میل سے دہلی پہنچے۔ جماعتِ دہلی نے اسٹیشن پر استقبال کیا۔ علی گڑھ۔ بریلی۔ اور شاہجہان پور تک سے احباب بغرض ملاقات تشریف لائے ہوئے تھے۔ احباب جماعت نے ہر دو صاحبزادگان کو پھولوں کے ہار پہنائے۔ گاڑی قریباً ایک گھنٹہ یہاں ٹھیری۔ روانگی سے قبل صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے احباب جماعت کے ساتھ دُعا فرمائی۔ اللہ تعالے ہر دو صاحبزادگان کا حامی و ناصر ہو۔ خاکسار عبد الحمید سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ۔ نئی دہلی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۳۲ | قادیان دارالامان مورخہ ۳ جمادی الاوّل ۱۳۵۳ھ | جلد ۲۲

یوم التبلیغ کے متعلق ضروری ہدایات

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے یوم التبلیغ کے متعلق کچھ عرصہ سے جو اعلانات شائع ہو رہے ہیں۔ ان سے احباب کو معلوم ہو چکا ہوگا۔ کہ اب کے اس مقدس فریضہ کی ادائگی کے لئے ۳۰ ستمبر ۱۹۳۴ء کی تاریخ مقرر کی گئی ہے یوں تو مومن کے لئے ہر دن ہی یوم التبلیغ ہوتا ہے۔ کیونکہ ممکن نہیں کہ مومن پر کوئی ایسا بھی دن گزرے۔ جبکہ وہ کسی نہ کسی رنگ میں ابلاغ حق اور اظہارِ صداقت کی کوشش نہ کرے۔ اور اس کے مدنظر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نہ ہو۔ کہ جو شخص حق کے پہونچانے سے خاموش رہتا ہے۔ وہ گویا شیطان اخرس ہے۔ پس ہر مومن اپنا فرض سمجھتا ہے۔ کہ وہ نور جو خدا تعالےٰ نے دُنیا کے لئے نازل کیا۔ اس کی شعاعیں تاریک کونوں تک پہنچانے کی کوشش کرے۔ اور وہ ہدایت جو آسمان سے اتری۔ اسے زمین کے کناروں تک پہونچانے میں حصہ لے لیکن ظاہر ہے کہ جو کام انفرادی طور پر کیا جائے۔ وُہی جب اجتماعی طریق سے کیا جائے۔ تو وُہ اپنے نتائج کے لحاظ سے نہایت شاندار رنگ اختیار کر لیتا ہے۔ اسلام نے جہاں انسان کی روحانی ترقی کے لئے ایسے اعمال رکھے ہیں۔ جو انفرادی طور پر بجالائے جاتے ہیں۔ وہاں اجتماعی اعمال پر بھی بہت زور دیا ہے۔ مثلاً نماز باجماعت کی سخت تاکید کی گئی ہے۔ اور اس کا بہت بڑا ثواب رکھا ہے۔ اسی طرح جُمعہ۔ عیدین اور حج کے مواقع رکھکر اجتماع کا انتظام کیا گیا ہے۔ پس اجتماعی رنگ میں جو کام کیا جائے۔ چونکہ اس میں خاص برکت ہوتی ہے اس لئے تبلیغ احمدیت کے متعلق بھی سال میں ایک خاص دن مقرر کیا گیا ہے۔ تاکہ اجتماعی طور پر یہ فریضہ ادا کیا جائے۔ اور ہر احمدی یہ خیال کرے۔ کہ اس دن اسے خاص طور پر یہ کام کرنا ہے۔

ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کے متعلق احباب کو بعض ان ہدایات سے مطلع کر دیا جائے۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمائی ہوئی ہیں۔ اور جن کو مدنظر رکھنے سے انشاء اللہ تعالےٰ وُہ اپنی تبلیغی جدوجہد کو زیادہ مفید اور زیادہ موثر بنا سکیں گے۔

اس موقعہ پر چونکہ ایسے لوگوں کی طرف سے جو حق کا مقابلہ کرنا اور صداقت کی اشاعت میں روک بننا اپنا فرض سمجھتے ہیں یہ کوشش ہوتی ہے۔ کہ کوئی نہ کوئی فتنہ پیدا کر کے تبلیغ احمدیت میں روکاوٹ پیدا کر دیں۔ اس لئے ہر احمدی کو سب سے ضروری بات یہ مدنظر رکھنی چاہیئے۔ کہ کوئی ایسی حرکت نہ کی جائے جس سے مفسد لوگوں کو کسی قسم کا فتنہ و فساد پیدا کرنے کا موقعہ مل سکے۔ بلکہ اپنی حالت کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے حسب ذیل ارشاد کا پورا پورا مصداق ثابت کرنا چاہیئے کہ

"عاجزانہ رنگ میں دوسروں کے پاس جاؤ۔ تمہارے چہروں سے محبت کے آثار ظاہر ہوں۔ زبان پر شیریں الفاظ جاری ہوں۔ آنکھوں میں نمی ہو اور یوں معلوم ہو کہ گویا یہ خیال تمہیں تڑپا رہا ہے۔ کہ ایک عزیز تمہارا تباہ ہو رہا ہے۔ اسے بچانے کے لئے تم آئے ہو۔"

اس جذبہ کے ماتحت۔ اور اس رنگ میں رنگین ہو کر جو بات دل سے نکلے گی۔ وُہ انشاء اللہ اپنا اثر ضرور کریگی۔ اثر کا مطلب یہ نہیں۔ کہ سننے والا اسی وقت حق قبول کرلے گا۔ ہو سکتا ہے کہ بعض حالتوں میں ایسا بھی ہو۔ لیکن عام طور پر یہ ہوگا۔ کہ حق کا بیج دل میں بویا جائے گا۔ جو آبیاری کرنے سے بڑھ سکیگا۔ اور اگر قضاء و قدر کا ہی فیصلہ خلاف نہیں۔ تو ضرور ایک نہ ایک دن پھل پھول لے آئے گا۔ پس کسی کو تبلیغ احمدیت کرنے سے قبل اپنے آپ پر وُہ حالت وارد کرنی چاہیئے جس کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد پیش کیا گیا ہے۔ اور پھر ظاہری حالات خواہ کتنے ہی مخالف کیوں نہ ہوں۔ یقین رکھنا چاہیئے۔ کہ خدا تعالےٰ ضرور کامیابی عطا کرے گا۔

اسی سلسلہ میں حضور کا ایک اہم ارشاد یہ ہے۔ کہ "ہمیشہ اس امر کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ گفتگو سے دوسرے کے دل میں ملال پیدا نہ ہو۔ مگر یہ بھی یاد رہے۔ کہ ملال دو قسم کا ہوتا ہے بعض لوگ تو پہلے ہی کہہ دیتے ہیں۔ کہ ہم تمہاری باتیں نہیں سننا چاہتے۔ وُہ شروع سے ہی توجہ نہیں کرتے۔ اور بعض لوگ توجہ تو کرتے ہیں۔ مگر جب گفتگو کی طوالت دیکھتے ہیں۔ تو بیزار ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ہمیشہ یہ امر مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ جب بات ملال کی حد تک پہونچ جائے۔ تو انسان خاموش ہو جائے۔"

لیکن اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ کسی کی سختی اور تشدد کو دیکھ کر انسان خاموش ہو جائے۔ یا کسی قسم کی تکلیف سے ڈر کر تبلیغ کرنا چھوڑ دے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"اگر کوئی مخالف سختی کرتا ہے۔ اور کوئی احمدی سختی کی وجہ سے بھاگ آتا ہے۔ تو وُہ بُزدلی سے کام لیتا ہے اور مومن بزدل نہیں ہوتا۔ مومن کا کام یہ ہوتا ہے کہ وُہ جب تک یہ سمجھتا ہے۔ کہ ابھی پیغام حق نہیں پہونچا۔ اپنے مقام سے نہیں ہٹتا۔ اور جب دیکھتا ہے۔ کہ پیغام پہونچ گیا تو چلا آتا ہے۔ کیونکہ واپس تو آخر آنا ہی ہوتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نمونہ یہی ہے۔ آپ جب طائف تشریف لے گئے۔ تو جتنی باتیں آپ سنا سکے۔ سنا دیں۔ اور جب لوگوں نے کہا۔ کہ ہم باتیں سننے کے لئے تیار نہیں۔ تو آپ واپس تشریف لے آئے۔"

پس ہر احمدی جو تبلیغ کے لئے نکلے۔ وُہ محبت و شفقت کا مجسمہ ہو۔ دردمندی اور خیر خواہی کا پُتلا ہو۔ نرمی اور خاکساری کا بہترین نمونہ ہو۔ مگر بزدل نہ ہو۔ تکلیف اور مصیبت سے گھبرانے والا نہ ہو۔ تشدد اور سختی سے ڈرنے والا نہ ہو۔ بلکہ کوہ وقار ہو۔ صبر و استقلال سے کام لینے والا ہو۔ اور موقعہ شناس ہو۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں: "اگر کوئی شخص صفائی سے کہہ دے۔ کہ میں تمہاری باتیں نہیں سننا چاہتا۔ تو اسے باتیں نہیں سنانی چاہئیں لیکن بعض لوگ اس قسم کے ہوتے ہیں۔ کہ ان کے دل میں تو یہ خیال ہوتا ہے۔ کہ ہم باتیں سنیں۔ مگر ظاہر یہی کرتے ہیں۔ کہ ہم نہیں سننا چاہتے۔ گویا ان کی مرضی ہوتی ہے۔ کہ باتیں سنانے کے لئے اصرار کیا جائے۔ یہ عقلمند کا کام ہوتا ہے۔ کہ وُہ معلوم کرے کہ کس کا انکار بالکل انکار ہے۔ یا زیادہ اصرار کی خواہش رکھنے والا انکار ہے۔"

ان ہدایات کے ماتحت ہر عاقل بالغ احمدی مرد و عورت کو یوم التبلیغ کے متعلق اپنا فرض ادا کرنا چاہیئے۔ یعنی ۳۰ ستمبر کا دن کلی طور پر تبلیغ احمدیت میں صرف کرنا چاہیئے۔ چونکہ آیت وار کا دن ہوگا۔ اس لئے ملازمین کو چھٹی ہوگی دوسرے کاروباری اصحاب کو بھی یہ دن محض خدمت دین کے لئے وقف کر دینا چاہیئے۔

نبی کیوں نہیں مبعوث ہو سکتا

ناظم "جمعیۃ العلماء ہند" مولوی احمد سعید صاحب نے اخبار "الجمعیۃ" (یکم ستمبر) میں ایک مضمون شائع کرایا ہے۔ جس میں آج کل کے نوجوانوں کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"جہاں کسی پیغمبر کے معجزے کا ذکر آیا۔ یا کسی ولی کی کرامت کا ذکر کیا۔ اور یہ چیخ کر بولے۔ مولوی صاحب اس بیسویں صدی میں آپ ایسی مضحکہ خیز باتیں کرتے ہیں اس زمانہ میں تو آپ لوگوں کو معقول باتیں کرنی چاہئیں گویا بیسویں صدی کچھ بہت معقول ہے جس میں اللہ کے مقدس بندوں کی کرامات و معجزات کی گنجائش نہیں ہے۔ معجزہ اور کرامت نامعقول شے ہے"

اس کے بعد لکھتے ہیں:۔

"میں کہا کرتا ہوں۔ ہاں میاں تم سچ کہتے ہو۔ اس بیسویں صدی میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور بزرگان دین کے معجزات و کرامات کی جگہ نہیں ہے۔ لیکن اس بیسویں صدی میں شراب عام طور پر فروخت کی جاسکتی ہے۔ اس بیسویں صدی میں بازاری عورتیں اپنی شرمگاہوں کا علی الاعلان بھاؤ کر سکتی ہیں۔ اس بیسویں صدی میں نہتے باشندوں پر ہوائی جہازوں سے بم باری کی جاسکتی ہے۔ اس بیسویں صدی میں ہاتھ جوڑ کر دیسی کپڑے کی سفارش کرنے والوں کو چھ ماہ کی قید ہو سکتی ہے اس بیسویں صدی میں کروڑوں انسانوں پر اُن کی مرضی کے خلاف حکومت کی جاسکتی ہے اس بیسویں صدی میں اہل وطن کا حق وطنیت سلب کر کے اجنبی لوگوں کا وطن بنایا جاسکتا ہے اس بیسویں صدی میں ہر قسم کی بدتہذیبی۔ بے ایمانی۔ اور سخت گیری جائز ہے۔ لیکن خدا کے مقدس بندوں کی تعلیم کے لئے اس بیسویں صدی میں کوئی گنجائش نہیں۔ آپ کی اس بیسویں صدی میں ایک اجنبی مرد۔ اجنبی عورت کے گلے میں ہاتھ ڈال کر ناچ سکتا ہے۔ لیکن خدائی تہذیب کے لئے اس صدی میں دروازہ بند ہے"

مطلب یہ کہ جب بیسویں صدی میں اخلاق و عادات۔ جسم اور رُوح۔ دین و ایمان کو برباد کرنے والی باتیں پائی جاسکتی ہیں۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ انسانوں کی دینی و دنیوی اصلاح و ترقی سے تعلق رکھنے والی چیزیں نہ پائی جائیں۔ یہ بہت معقول جرح ہے۔ لیکن کیا "جمعیۃ العلماء" نے کبھی اس بات پر بھی غور کیا ہے۔ کہ اس بیسویں صدی میں بدیاں اور بد کاریاں تو انتہا کو پہنچ سکتی ہیں۔ خدا کی ذات پاک کا انکار کرنیوالے اور اسکے متعلق بدزبانی کرنیوالے مثیل فرعون تو پیدا ہو سکتے ہیں خدائی کا دعوے کرنے والے تو کھڑے ہو سکتے ہیں۔ لیکن فرستادۂ خدا کے لئے اس صدی میں دروازہ بند ہے۔ اور علماء یہ کہتے ہوئے ذرا نہیں شرماتے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد امت محمدیہ کو نبوت ایسی نعمت سے ابدالآباد کے لئے محروم کر دیا گیا ہے۔ جو لوگ دروازہ نبوت کو بند قرار دیتے ہیں۔ وہ کس مونہہ سے انبیاء کے معجزات دنیا سے تسلیم کرانا چاہتے ہیں۔ جس قسم کی داستانیں وہ انبیاء کے متعلق بیان کرتے ہیں۔ ان سے بہت بڑھ کر دیگر مذاہب والے اپنے دیوی دیوتاؤں کے متعلق بیان کر سکتے ہیں۔ پھر اسلام کی فضیلت کیونکر ظاہر ہو سکتی ہے۔ اسلام کی فضیلت کا یہی ثبوت ہے۔ کہ اب بھی اس میں خدا تعالےٰ کے برگزیدہ بندے پیدا ہو سکتے۔ اور وہ معجزات دکھا سکتے ہیں۔ کاش علماء کہلانے والے ٹھنڈے دل سے غور کریں:۔

مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے الزام کے نیچے

پچھلے دنوں دھاریوال میں عیسائیوں سے جماعت احمدیہ کا جو مباحثہ ہوا۔ اس کی نہ صرف مختصر روئداد بلکہ تفصیلی امور بھی یکم ستمبر کے "الفضل" میں شائع ہو چکے ہیں۔ اور مسئلہ کفارہ کے متعلق عیسائی مناظر کے دلائل پیش کر کے ان کی تردید کی گئی ہے لیکن مولوی ثناء اللہ صاحب جنہوں نے مباحثہ سے قبل ہمارے مقابلہ میں اپنی خدمات عیسائیوں کو پیش کی تھیں ۳۱ اگست کے "اہلحدیث" میں عیسائیوں کی تائید و حمایت کا حق ادا کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"ناظرین کو یہ خوب معلوم ہوگا۔ کہ مرزائی اخباروں کی یہ عادت مستمرہ ہے۔ کہ مناظرین کی تقریریں نہیں لکھا کرتے محض نتیجہ اپنے حق میں بتایا کرتے ہیں۔ چنانچہ اس مناظرہ کی روئداد بیان کرنے میں بھی ایسا ہی کیا گیا ہے"

مگر یہ لکھکر مولوی صاحب نے جہاں احمدی اخبارات کے متعلق جھوٹ بولا۔ وہاں بیان کردہ الزام کے نیچے خود آ گئے۔ چنانچہ ۷ ستمبر کے "اہلحدیث" میں انہوں نے "مباحثہ عیسائیان الہ آباد" کے عنوان سے جو نوٹ لکھا ہے۔ اس میں لکھتے ہیں۔

"یہ مباحثات سینکڑوں میں سے تین مباحثے بڑے پیمانے کے ہوئے ہیں (۱) ۱۹۰۳ء میں دیوریہ ضلع گورکھپور۔ (۲) ۱۹۱۴ء میں نگینہ ضلع بجنور (۳) ۱۹۱۴ء میں جبل پور میں جن میں حاضری ہزاروں کی تعداد میں ہوتی تھی۔ مگر مباحثہ الہ آباد ان سب سے بڑھ کر ہے۔ کیا بلحاظ تعداد حاضرین۔ اور کیا بلحاظ امن و امان اور کیا بلحاظ تاثیر اور غلبہ اسلام"

گویا مولوی صاحب نے مناظرہ الہ آباد کے متعلق نہ مناظرین کی تقریریں لکھیں۔ نہ اپنے دلائل پیش کئے۔ نہ مناظرہ کی کوئی روئداد ہی بیان کی۔ بلکہ محض نتیجہ اپنے حق میں بتا دیا۔ اور اس طرح وہ اس الزام کے نیچے آ گئے۔ جو انہوں نے ہماری طرف منسوب کیا تھا:۔

سیاسیات میں مذہب کو آڑ بنانے والے فتنہ پرداز

مسلمان اخبارات ایک طرف تو "اہلحدیث لیگ" کے گورنمنٹ سے اس مطالبہ پر شور مچا رہے ہیں۔ کہ "جداگانہ انتخاب ہندوستان کے اہل حدیث مسلمانوں کے مفاد کے خلاف ثابت ہوگا۔ اگر مخلوط انتخاب منظور نہ ہو۔ تو فرقہ اہلحدیث کے لئے نشستوں کی تخصیص کر دی جائے" اور اس مطالبہ کو "زبردست فتنہ" قرار دے کر سرکردہ اہلحدیثوں سے درخواست کر رہے ہیں۔ کہ وہ اسے مٹانے کے لئے اپنے اثر و رسوخ کو کام میں لائیں۔ لیکن دوسری طرف وہ ان فتنہ اندازوں کے متعلق بالکل خاموش ہیں۔ جو اپنی کثرت کے گھمنڈ میں موقعہ اور محل کے لحاظ سے مسلمانوں کے ہر اس فرقہ کو نقصان پہنچانے میں مصروف رہتے ہیں۔ جو تعداد میں قلیل ہو۔ اور عقائد کے اختلافات کو ملکی اور سیاسی خدمات بجا لانے میں حائل کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ انہی لوگوں کی چیرہ دستیوں اور فتنہ انگیزیوں سے تنگ آکر شیعہ اصحاب جداگانہ انتخاب کی سخت مخالفت کر رہے ہیں انہی کے ہاتھوں نقصان اٹھا کر اہلحدیث مخلوط انتخاب کے خلاف کھڑے ہو گئے ہیں اور اگر جمہور مسلمانوں نے عقائد کے اختلاف کو سیاسیات میں داخل کرنے والوں کا قلع قمع نہ کیا۔ اور ان کے فتنہ کو بڑھنے دیا گیا تو دوسرے فرقوں کے مسلمان بھی مجبور ہونگے کہ مخلوط انتخاب کی مخالفت کریں۔ اور اپنے لئے علیحدہ نشستوں کا مطالبہ کریں۔ ایسی صورت میں مسلمانوں کو جو نقصان پہونچیگا۔ اور ہندوؤں کے متحدہ محاذ کے مقابلہ میں ان کی جو حالت ہوگی اس کا اندازہ بآسانی لگایا جاسکتا ہے۔ بشرطیکہ ضد اور کینہ نے دماغ کو سوچنے سمجھنے کے ناقابل نہ بنا دیا ہو:۔

شادی اور ہندو لاء

دہلی کے مہاشہ اندر نے جو غالباً شردھانند جی مشہور آریہ سماجی لیڈر کے خاندان میں سے ہیں۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ڈیرہ دون کی عدالت میں اپنی شادی کو دو سال متاہلانہ زندگی بسر کرنے کے بعد اس لئے سپیشل میرج ایکٹ مجریہ ۱۹۲۳ء کے رو سے قانون کے مطابق کروایا۔ کہ پنڈت اندر کھتری ہیں۔ اور ان کی بیوی چندرا دتی برہمنی۔ اور ہندو لاء کے مطابق ان کی شادی جائز نہیں قرار دی جاسکتی۔ ہندو مذہب بھی کیا ہی عجیب مذہب ہے۔ اور اس کے ماننے والے بھی عجیب تر ہیں۔ جو آئے دن اس کی بوسیدہ دھجیوں پر اپنے ہاتھوں سے ...نکلتا ہے - اور گورنمنٹ انگریزی [illegible]

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو ضروری ہدایات

صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب مولوی فاضل بی۔ اے۔ کے ولایت جانے پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے ہاتھ سے جو اہم نصائح تحریر فرما کر انہیں دیں۔ وہ درج ذیل کی جاتی ہیں۔

ایڈیٹر

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَ النَّاصِرُ

عزیزم ناصر احمد سلمک اللہ وحفظک اللہ ونصرک اللہ ووفقک اللہ لخدمۃ الدین واعلاء کلمۃ الاسلام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

تمام علوم کا چشمہ

اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ یہ وہ صداقت ہے۔ جسے میرے کانوں نے سنا۔ میری آنکھوں نے دیکھا۔ اور میرے باقی حواس نے اس کا مشاہدہ کیا۔ میں سنی سنائی بات پر ایمان نہیں لایا۔ بلکہ میں نے اللہ تعالےٰ کے عریاں جلوے دیکھے۔ اس کی قدرتوں کو اپنے نفس اور اپنے گرد کی اشیاء میں اچھی طرح مشاہدہ کیا۔ پس میں ایک زندہ گواہ ہوں۔ اللہ تعالےٰ کی قدرتوں کا ایک آئینہ ہوں۔ اس کے حسن بے عیب کا اور دنیا کی کوئی دلیل مجھے اس کے در سے پھرا نہیں سکتی۔ کوئی لالچ یا کوئی خوف مجھے اس سے دور نہیں کر سکتا۔ میں نے دیکھا اور مشاہدہ کیا۔ کہ اس کے دیئے ہوئے علم کے سوا کوئی علم نہیں اور اس کی دی ہوئی عقل کے سوا کوئی عقل نہیں۔ دنیا کے عاقل اس کے سامنے بے وقوف ہیں۔ اور دنیا کے عالم اس کے سامنے جاہل ہیں۔ جو اس سے دور ہوا حقیقی علم سے دور ہوا پس جو یہ خیال کرے۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کے جاری کئے ہوئے چشمہ کے علاوہ کسی اور جگہ سے علم حاصل کر سکتا ہے۔ وہ نہایت احمق اور جاہل ہے۔ علم سب کا سب قرآن میں ہے۔ اور یہ میرا ذاتی مشاہدہ ہے۔ میں نے دنیا کا کوئی علم نہیں سیکھا۔ میں مدرسہ میں ہمیشہ فیل ہوا۔ اور ناکام ہی میں نے مدرسہ چھوڑا۔ دوسری تعلیم سوائے قرآن کے کوئی حاصل نہیں کی۔ لیکن خدا تعالےٰ نے قرآن کریم کے ذریعہ سے مجھے دنیا کے سب علوم کے اصول سکھا دیئے ہیں۔ میں لوگوں کی خود ساختہ اصطلاحات بے شک نہیں جانتا لیکن میں ان سب علوم کو جانتا ہوں۔ جو انسان کے دماغ کو روشنی دینے اور اعمال انسانی کی اصلاح اور اس کی ترقی کے لئے ضروری ہیں۔ آج تک کسی علم والے سے میں مرعوب نہیں ہوا۔ اور محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہمیشہ اپنے مخاطب پر غالب رہا ہوں۔ اس نے میری عقل کو روشنی بخشی۔ اور میرے علم کو نور عطا کیا۔ اور ایک جاہل انسان کو عالم کہلانے والوں کا معلم بنایا۔ ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء وھو ذو الفضل العظیم

انگلستان بھیجنے کی وجہ

اس تجربہ کے بعد میرا یہ خیال کرنا کہ تم انگلستان علم سیکھنے جاتے ہو۔ پرلے درجہ کی ناشکری اور انتہا درجہ کی احسان فراموشی ہوگا۔ سب علم قرآن کریم میں ہے۔ اس لئے سب سے پہلے میں نے تمہیں قرآن پڑھوایا۔ بلکہ حفظ کروایا۔ پس پیشتر اس کے کہ تم ہوش سنبھالتے علم کا سرچشمہ تمہیں دلایا گیا۔ اور عرفان کا دریا تمہارے اندر جاری کر دیا گیا۔ اب آگے اس سے فائدہ اٹھانا نہ اٹھانا تمہارا کام ہے۔ پس اگر تم یہ محسوس کرتے ہو۔ کہ جو کچھ تم باہر سیکھتے ہو۔ اس سے بڑھ کر تم کو قرآن کریم میں ملتا ہے۔ اور اگر تم یہ مشاہدہ کرتے ہو۔ کہ باقی سب علم مردہ ہیں۔ اور صرف قرآن کریم کا علم زندہ ہے۔ اگر ان باتوں کو تم ایک ایمانی کیفیت کے طور پر نہیں محسوس کرتے ہو۔ بلکہ حق الیقین کی طرح اپنے وجود میں پاتے ہو۔ اور ہمیشہ اس کا تازہ بتازہ مشاہدہ تم کو حاصل ہوتا ہے تو تم سمجھ لو۔ کہ تمہارا قدم ایمان کے مقام پر رکھدیا گیا ہے اب صرف عرفان اور سلوک کی منازل کاطے کرنا باقی ہے لیکن اگر ایسا نہیں۔ اگر یہ امر تمہارے مشاہدہ میں ابھی نہیں آیا اگر ایک ایمانی احساس سے زیادہ اس حقیقت کو جانا نہیں گیا۔ تو سمجھ لو۔ کہ ابھی منزل مقصود کا نشان بھی تم کو نہیں ملا اور ابھی تم دیار محبوب کے قریب بھی نہیں پہنچے۔ اس صورت میں ہوشیار ہو جاؤ۔ کہ شیطان تمہارے قریب ہے۔ اور ابلیس تم پر پنجہ مارنا ہی چاہتا ہے

شائد میں اپنے مقصد سے دور ہو رہا ہوں۔ میں تم کو یہ بتانا چاہتا تھا کہ سب علم قرآن کریم میں ہی ہے۔ اور اسکی کنجی محبت الٰہی ہے۔ جو خدا تعالےٰ سے محبت کرتا ہے۔ اسے قرآن کریم کا علم دیا جاتا ہے اور جو اس کے قبضہ میں اپنے آپ کو دے دیتا ہے۔ وہ اس کی عرفان کے دودھ سے خود پرورش کرتا ہے۔ پس میں تم کو انگلستان کسی علم سیکھنے کے لئے نہیں بھجوا رہا۔ کہ جو کچھ علم کہلانے کا مستحق ہے۔ وہ قرآن کریم میں موجود ہے۔ اور جو قرآن کریم میں نہیں۔ وہ علم نہیں۔ جہالت ہے۔ میں مبالغہ سے کام نہیں لے رہا۔ میں کلام کو چست فقرات سے مزین نہیں کر رہا۔ بلکہ یہ ایک حقیقت ہے۔ یہ ایک مشاہدہ ہے اور اس کے لئے میں ہر قسم کی قسم اٹھانے کے لئے تیار ہوں میرے کلام میں نقص کا احتمال تو ہو سکتا ہے۔ لیکن مبالغہ کا نہیں واللہ علی ما اقول شھید

میں تم کو انگلستان بھجوا رہا ہوں۔ اس غرض سے جس غرض سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے صحابہ کو فتح مکہ سے پہلے مکہ بھجوایا کرتے تھے۔ میں اس لئے بھجوا رہا ہوں۔ کہ تم مغرب کے نقطۂ نگاہ کو سمجھو۔ تم اس زہر کی گہرائی کو معلوم کرو جو انسان کے روحانی جسم کو ہلاک کر رہا ہے۔ تم ان ہتھیاروں سے واقف اور آگاہ ہو جاؤ۔ جنکو دجال اسلام کے خلاف استعمال کر رہا ہے۔ غرض تمہارا کام یہ ہے۔ کہ تم اسلام کی خدمت کے لئے اور دجالی فتنہ کی پامالی کے لئے سامان جمع کرو۔ یہ مت خیال کرو۔ کہ وہاں سے تم کچھ حاصل کر سکتے ہو۔ وہاں کی ہر چیز آسانی سے یہاں مل سکتی ہے۔ تم کو میں اس لئے وہاں بھجوا رہا ہوں۔ کہ تم وہاں کے لوگوں کو کچھ سکھاؤ۔ اگر تم کوئی اچھی بات ان میں دیکھو۔ تو وہ تم کو مرعوب نہ کرے۔ کیونکہ اگر وہ مسلمانوں میں موجود نہیں۔ تو اس کی یہ وجہ نہیں۔ کہ وہ اسلام میں موجود نہیں ہے۔ بلکہ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ مسلمانوں نے اسے بھلا دیا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ کلمۃ الحکمۃ ضالۃ المؤمن اخذھا حیث وجد آپ کے اس قول میں (فداہ نفسی وروحی) اس طرف اشارہ ہے۔ کہ اسلام کے باہر کوئی اچھی شے نہیں۔ اگر کوئی ایسی شے نظر آئے

تو یا تو ہمارا خیال غلط ہوگا۔ اور وہ شے اچھی نہیں۔ بلکہ بری ہوگی۔ یا پھر اگر وہ اچھی چیز ہوگی۔ تو وہ ضرور قرآن کریم سے ہی لی ہوئی ہوگی۔ اور مومن ہی کی گم گشتہ متاع ہوگی۔ جو کچھ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ میں اس کا ایک زندہ ثبوت ہوں۔ میں گواہ ہوں۔ اس راستبازوں کے بادشاہ کی بات کی صداقت کا۔

پس ایسا نہ ہو۔ کہ تم یورپ سے مرعوب ہو۔ خدا تعالیٰ نے جو ہمیں خزانہ دیا ہے۔ وہ یورپ کے پاس نہیں۔ اور جو ہمیں طاقت دی ہے۔ وہ اسے حاصل نہیں۔ تم ایک اسلام کے سپاہی کی طرح جاؤ۔ اور وہ سب کچھ اکٹھا کرو۔ جو اسلام کی خدمت کے لئے مفید ہو۔ اور اس سب کچھ کو لغو سمجھ کر چھوڑ دو۔ جو اسلام کے خلاف ہے۔ کیونکہ وہ ہرگز کوئی قیمت نہیں رکھتا۔ تم اسے زہر سمجھ کر اس کی شدت کا مطالعہ کرو۔ لیکن اسے کھاؤ نہیں۔ کہ زہر کھانے والا انسان اپنے آپ کو خود ہلاک کرتا ہے۔ اور لوگوں کی ہنسی اور تمسخر کا مستحق ہوتا ہے۔

شیطانی حیلہ سے بچنے کا طریق

۲۔ تم ایک ایسے ملک کو جا رہے ہو۔ جہاں ایک طرف شیطان عقلی طور پر سب پر غالب آنا چاہتا ہے۔ تو دوسری طرف عملی طور پر وہ سب کو اپنے رنگ میں رنگین کرنا چاہتا ہے۔ اگر تم نے قرآن کریم کو ذرہ بھر بھی سمجھا ہے۔ تو ان دونوں فتنوں سے تم کو کوئی خطرہ نہیں۔ بلکہ تم ہر اک شیطانی حیلہ کو پانی کے بلبلہ سے بھی زیادہ ناپائدار خیال کروگے۔ لیکن اگر تمہارے دل میں کمزوری ہو۔ تو یاد رکھو۔ اس کا علاج ہمارے آقا نے پہلے سے بتا رکھا ہے۔ روزانہ سورہ کہف کی دس ابتدائی اور دس آخری آیتیں پڑھ چھوڑو۔ اور ان کے مطالب پر غور کیا کرو۔ وہاں کی کوئی بری بات تم پر اثر نہیں کرسکے گی۔ اسی طرح چاہیئے۔ کہ روزانہ بلاناغہ رات کو سوتے ہوئے تین دفعہ آیت الکرسی اور آخری تینوں قل پڑھ کر اور تینوں دفعہ اپنے ہاتھوں پر پھونک کر اپنے سر اور دھڑ پر پھیر لیا کرو۔ اور اس کے بعد یہ دعا پڑھو۔ اللھم انی اسلمت نفسی الیک ووجھت وجھی الیک وفوضت امری الیک والجات ظھری الیک رغبۃ ورھبۃ الیک لا ملجاء ولا منجاء منک الا الیک۔ امنت بکتابک الذی انزلت وبنبیک الذی ارسلت۔ اگر تم سمجھ کر اس دعا کو پڑھوگے تو اس میں ایک نور پاؤگے۔ روشن نور جو تم کو محبت الٰہی سے بھر دے گا۔

تہجد پڑھنے کی تاکید

۳۔ وہ تاریکی کا ملک ہے۔ تاریکی روشنی کی دشمن ہے۔ مومن روشنی کا حیوان ہے۔ اور تاریکی میں زندہ نہیں رہ سکتا۔ اس لئے اپنے لئے نور پیدا کرنے کی ہر ممکن کوشش کرو۔ اس نور کے پیدا کرنے کا ایک بہترین ذریعہ قرآن کریم کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق تہجد ہے۔ بلاناغہ تہجد پڑھنے کی کوشش کرو۔ مگر وہاں کے حالات کے مطابق ایسے وقت میں تہجد پڑھو۔ کہ اس کے بعد صبح کی نماز پڑھ کر سو سکو۔ ورنہ اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ کہ انسان تہجد پڑھے۔ اور صبح کی نماز قضا کر دے

تلاوت قرآن کریم

۴۔ قرآن کریم میں نے تم کو حفظ کرا دیا۔ اس کا یاد رکھنا تمہارا کام ہے۔ اس کی روزانہ تلاوت کو نہ بھولنا۔ میں اس کی خوبیوں کے متعلق پہلے کہہ چکا ہوں۔ اس کے بھیجنے والے سے زیادہ اس کی کون تعریف کرسکتا ہے۔ جو کچھ اس نے بتایا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ وہ نور ہے۔ وہ بیان ہے۔ وہ فرقان ہے۔ وہ تفصیل لکل شئی ہے۔ وہ قول کریم ہے۔ وہ کتاب مکنون ہے۔ علم وعمل کے لئے وہی سب کچھ ہے۔ اور اس کے سوا جو کچھ ہے لغو ہے۔ فضول ہے۔ بلکہ زہر ہے۔ ضرورت صرف اس امر کی ہے۔ کہ انسان آنکھیں کھول کر اس کو پڑھے۔ اور دل کی کھڑکیوں کو کھولے رکھے ؎

دعا کرتے رہو

۵۔ دعا عبادت کا مغز ہے۔ اور مومن کی جان ہے۔ اور جو دعا میں غفلت کرتا ہے۔ متکبر ہے۔ اور اپنے آقا سے کبر کرتا ہے۔ وہ اس قابل نہیں۔ کہ کوئی شریف آدمی اسے مونہہ لگائے۔ دعا اس کا نام نہیں۔ کہ انسان مونہہ سے کہہ دے۔ اور سمجھ لے۔ کہ دعا ہو گئی۔ دعا پگھل جانے کا نام ہے۔ موت اختیار کرنے کا نام ہے۔ تذلل اور انکسار کا مجسم نمونہ بن جانے کا نام ہے۔ جو یونہی مونہہ سے بکتا جاتا ہے۔ اور تذلل اور انکسار کی حالت اس کے اندر پیدا نہیں ہوتی۔ جس کا دل اور دماغ اور جس کے جسم کا ہر ذرہ دعا کے وقت محبت کی بجلیوں سے متھرتھرا نہیں رہا ہوتا۔ وہ دعا سے تمسخر کرتا ہے۔ وہ اپنا وقت ضائع کرکے خدا تعالیٰ کا غضب مول لیتا ہے۔ پس ایسی دعا مت کرو۔ جو تمہارے گلے سے نکل رہی ہو۔ اور تمہارے اندر اس کے مقابل پر کوئی کیفیت پیدا نہ ہو۔ وہ دعا نہیں۔ الٰہی قہر کے بھڑکانے کا ایک شیطانی آلہ ہے۔ جب تم دعا کرو۔ تو تمہارا ہر ذرہ خدا تعالیٰ کے جلال کا شاہد ہو۔ تمہارے دماغ کا ہر گوشہ اس کی قدرتوں کو منعکس کر رہا ہو۔ اور دل کی ہر کیفیت اس کی عنایتوں کا لطف اٹھا رہی ہو۔ تب اور صرف تب تم دعا کرتے ہو۔ یہ کیفیت بظاہر مشکل معلوم ہوتی ہے۔ مگر جس کے ایمان کی بنیاد عشق الٰہی پر ہو۔ اس کے لئے اس سے زیادہ آسان اور کوئی شے نہیں۔ بلکہ اس کی طبیعت کا تو یہ کیفیت خاصہ بن جاتی ہے۔ اور وہ ہر وقت اس سے لطف اندوز ہو رہا ہوتا ہے۔ ایسے انسان کو یہ ضرورت نہیں ہوتی۔ کہ وہ ضرور الگ جا کر مصلیٰ پر بیٹھ کر دعائیں کرے۔ وہ خلوت وجلوت میں دعا کر رہا ہوتا ہے۔ اور جب اس کی زبان پر اور اور کلام جاری ہوتے ہیں۔ اور اس کی آنکھ کے آگے اور اور نظارے پھر رہے ہوتے ہیں۔ اس کی روح اپنے مالک وخالق کے عتبۂ رحمت پر گری ہوئی اپنے لئے اور دنیا کے لئے طلب گار رحمت ہو رہی ہوتی ہے

عشق الٰہی پیدا کرو

۶۔ خدا تعالیٰ سے ہمارا تعلق دلیل اور فلسفے پر مبنی نہ ہونا چاہیئے۔ دلیل کے معنی تو یہ ہیں۔ کہ وہ راستہ دکھاتی ہے جب تک ہم نے راستہ نہیں دیکھا۔ تب تک تو دلیل ہمارے کام آسکتی ہے۔ لیکن جب ہم نے راستہ دیکھ لیا۔ پھر دلیل ہمارے کسی کام کی نہیں۔ پھر صرف عشق اور صرف عشق ہمارے کام آسکتا ہے۔ اور جب عشق پیدا ہو جائے۔ تو پھر اپنے محبوب سے جدا رہنا بالکل ناممکن ہوتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کرو۔ کہ اس سے زیادہ محبت کے قابل کوئی وجود نہیں۔ اگر خدا تعالیٰ کا تعلق دلیل اور ثبوت تک رہے گا۔ تو تم کو تمہاری زندگی سے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ فائدہ اسی وقت ہوگا۔ جبکہ عشق الٰہی دل میں پیدا ہو۔ اور سب جسم پر بھی اس کا اثر ہو۔ کسی شاعر کا قول ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر الہاماً بھی نازل ہوا ہے۔ کہ عشق الٰہی وسے مونہہ پر ولیاں ایہہ نشانی۔ پس اگر انسان خدا تعالیٰ کا ولی بننا چاہے تو چاہیئے۔ کہ عشق الٰہی پیدا کرے۔ اور اس کے آثار اس کے جسم پر بھی ظاہر ہوں۔ ورنہ دل کے عشق کو کوئی کیا جان سکتا ہے۔ بہت لوگ اس دھوکہ میں مبتلا رہتے ہیں۔ کہ ان کے ظاہر پر تو کوئی اثر عشق الٰہی کا ہوتا نہیں۔ مگر وہ خیال کر لیتے ہیں۔ کہ عشق الٰہی ان کے دل میں پیدا ہے۔ آگ بغیر دھوئیں کے نہیں ہوسکتی۔ دل کی کیفیت چھپی نہیں رہ سکتی۔ جس کے دل میں عشق الٰہی ہوتا ہے۔ اس کی ہر حرکت اور اس کے ہر قول سے عشق الٰہی کی خوشبو آ رہی ہوتی ہے۔ بکری کے گوشت کے کباب پکتے ہیں۔ تو اس کی بو ذکی حس والوں کو میل میل پر سے آجاتی ہے۔ پھر کس طرح ممکن ہے کہ ایک انسان کا دل خدائے ذوالجلال کے عشق کی آگ پر پک رہا ہو اور اس کی خوشبو دنیا کو مہکا نہ دے۔

پس اگر عشق کے آثار نہیں پیدا۔ تو عشق کے سمجھنے میں دھوکا لگا ہے۔ اور ایسے شخص کو اپنی اصلاح کی فکر کرنی چاہیئے۔ جب عشق ہوگا۔ تو محبوب کے قرب کی بھی تمنا ہوگی یہ قرب کس طرح ملتا ہے۔ اس کی تفصیل اس جگہ بیان نہیں ہوسکتی۔ اس کے کئی رنگ ہیں۔ نشان سے۔ معجزہ سے۔ الہام سے

وحی سے۔ خواب سے۔ کشف سے۔ اور ہزاروں رنگ سے وہ بندہ کو حاصل ہوتا ہے۔ اور جو بندہ اس کے بغیر تشفی پا جاتا ہے۔ وہ عاشق نہیں۔

بوالہوس نہ بنو

پس جب تک اللہ تعالےٰ بھی اپنی محبت کا اظہار نہ کرے تسلی نہ پاؤ۔ اور اپنے دل کو اور جلائے جاؤ۔ ہاں بوالہوس نہ بنو۔ کہ بعض لوگ اپنے آقا کو بھی فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ یعنی انہیں خدا تعالےٰ کے قرب کی اس لئے خواہش ہوتی ہے۔ تا لوگوں میں ان کی عزت ہو۔ تا وہ لوگوں سے کہیں۔ کہ خدا تعالےٰ ان سے بولتا ہے۔ ان کے لئے نشان دکھاتا ہے۔ اور وہ ولی اللہ ہیں۔ وہ اس خواہش کا نام خدا تعالےٰ کے دین کی خدمت کی تڑپ رکھتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ وہ اس طرح دین پھیلا سکیں گے۔ لیکن وہ خواہ کچھ کہیں یہ حقیقت پوشیدہ نہیں ہو سکتی۔ کہ وہ اپنے آقا کو اد نئے خواہشات کے حصول کے لئے فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ العیاذ باللہ

پس ایسی خواہش کبھی دل میں پیدا نہ ہو۔ کوئی سچا عاشق یہ خیال نہیں کر سکتا۔ کہ اس کا محبوب اسے اس لئے ملے۔ کہ وہ لوگوں کو دکھا سکے۔ عشق جب پیدا ہوتا ہے۔ تو باقی سب احساس دبا دیتا ہے۔ دنیا و مافیہا بھلا دیتا ہے۔ پس ان لوگوں والی غلطی کبھی نہ کرنا۔ اللہ تعالےٰ قدوس ہے انسان کی جب اس پر نظر پڑتی ہے۔ تو وہ باقی سب اشیاء کو بھول جاتا ہے۔ کیونکہ اس پر نظر پڑتے ہی وہ خود بے عیب ہو جاتا ہے۔ اور شرک سے بڑھ کر اور کون عیب ہو گا۔ پس اس قسم کے رذیل اور کمینے خیالات دل میں مت آنے دو۔ صرف خدا تعالےٰ کی جستجو ہو۔ اور اس کے سوا سب کچھ فراموش ہو جائے

بدنامی کے مواقع سے بچو

۷۔ یاد رکھو کہ تم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے ہو ایک دفعہ تم بچپن میں سخت بیمار تھے۔ اور جان کے لالے پڑ رہے تھے۔ انہی دنوں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ گھوڑے سے گر گئے۔ اور ان کی تکلیف نے ہمارے دل سے ہر خیال کو نکال دیا۔ میں ان کے پاس بیٹھا تھا۔ اور وہ تکلیف سے کراہ رہے تھے۔ تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد غنودگی ہو جاتی۔ میں پاس بیٹھا دعا کر رہا تھا۔ تمہاری حالت زیادہ خراب ہو گئی۔ اور تمہاری والدہ نے سمجھا۔ کہ تم مرنے ہی والے ہو۔ ان کی طرف سے ایک آدمی گھبرایا ہوا آیا۔ میں نے پیغام سنا۔ اور سنکر خاموش ہو گیا کیونکہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی محبت کے مقابلہ میں تمہاری محبت مجھے بالکل بے حقیقت نظر آتی تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد پھر آدمی آیا۔ پھر میں خاموش ہو رہا۔ پھر تیسری دفعہ آدمی آیا۔ اور اس وقت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ ہوش میں تھے۔ انہوں نے اس کی بات سن لی۔ کہ ناصر احمد کی حالت خطرناک ہے۔ جلد آئیں۔ میں پھر بھی خاموش رہا۔ اور نہ اٹھا۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے میری طرف مونہہ پھیرا۔ اور کسی قدر ناراضگی کے لہجہ میں کہا۔ میاں تم گئے نہیں اور پھر کہا کہ تم جانتے ہو۔ کس کی بیماری کی اطلاع آدمی دے کر گیا ہے۔ وہ تمہارا بیٹا ہی نہیں۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پوتا ہے۔ مجھے با دل ناخواستہ اٹھنا پڑا۔ اور میں گھر پر آیا۔ ڈاکٹر کو بلا کر دکھایا۔ اور تم کو کچھ دنوں بعد خدا تعالےٰ نے شفا دیدی۔ مگر یہ سبق مجھے آج تک یاد ہے۔ ہمیں یہ نہیں دیکھنا چاہئیے۔ کہ ہم کون ہیں۔ بلکہ یہ دیکھنا چاہئیے۔ کہ ہم کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ایک نسبت ہے۔ اور ہماری کمزوریاں ان کے اچھے نام کو بدنام کرنے کا موجب ہو سکتی ہیں۔

پس میں امید کرتا ہوں۔ کہ اپنے طریق عمل کو ہمیشہ اعتراض سے بالا رکھنے کی کوشش کرو گے ۔

ہمیشہ یاد رہے۔ کہ مواقع فتن سے ہی نہ بچو۔ بلکہ بدنامی کے مواقع سے بھی بچو۔ عورتوں کے ساتھ الگ بیٹھنا الگ سیر کو جانا وہاں کے حالات میں ایک معمولی اور طبعی بات سمجھا جاتا ہے۔ مگر تم لوگوں کو اس سے پرہیز چاہئیے وہاں عورتوں سے معافحہ نہ کرنا ایک بہت بڑی پریشانی ہے مگر اس سے بڑھ کر یہ پریشانی ہے۔ کہ ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم کو توڑ دیں۔

غذا میں پرہیز

۸۔ غذا میں پرہیز رہے۔ وہاں جھٹکے کا گوشت ہوتا ہے۔ جب تک کوشر میٹ جو یہود کا ذبیحہ ہے۔ اور جائز ہے۔ میسر نہ ہو۔ خود ذبح کر کے جانور دو۔ اور اسے کھاؤ دوسرا گوشت کسی صورت میں مت چکھو۔ مچھلی۔ انڈا۔ سبزی وغیرہ یہ چیزیں غذا کے طور پر اچھی ہیں۔ گوشت کی ضرورت ان کے بعد اول تو ہے نہیں۔ ورنہ ہفتہ میں دو تین بار مرغ ذبح کر کے پکوا لیا کرو۔ بہر حال یہ امر یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ حلال غذا سے حلال خون پیدا ہوتا ہے۔ اگر غذائیں حرام ہوں گی۔ تو خون بھی خراب ہو گا۔ اور خیالات بھی گندے پیدا ہوں گے۔ اور دل پر زنگ لگ کر کہیں کے کہیں نکل جاؤ گے۔ خدا تعالےٰ نے جو سامان پیدا کئے ہیں۔ ان سے الگ ہو کر کامیابی ناممکن ہے۔

پس ان سامانوں کو نظر انداز نہ کرو۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ الا لکل ملک حمیٰ وحمی اللہ محارمہ۔ کان کھول کر سن لو۔ کہ ہر بادشاہ کی ایک رکھ ہوتی ہے۔ کہ جو شخص اس رکھ میں داخل ہوتا ہے سزا پاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رکھ اس کے مقرر کئے ہوئے محارم ہیں۔ پھر فرمایا عقلمند انسان وہ ہے جو رکھ کے پاس بھی اپنے جانور نہ چرائے۔ کیونکہ غلطی سے بھی جانور اندر چلے گئے۔ تو یہ مصیبت میں مبتلا ہو جائیگا۔ پس کھانے کے معاملہ کو معمولی نہ سمجھو۔ جہاز پر بھی اور ولائت جا کر بھی یاد رکھو ۔ انگریزی جہازوں پر پرند گلا گھونٹ کر مارے جاتے ہیں۔ دوسرا گوشت وہ اکثر یہودی سے خریدتے ہیں۔ حلال کھانے والے کے لئے وہ پرند کے ذبیحہ کا بھی انتظام کر دیتے ہیں۔ اس کی کوشش جہاز کے افسروں سے کر لینا۔ ورنہ دوسرا گوشت اگر ذبیحہ کا ہو تو صرف وہ کھانا۔ پرند کا گوشت نہ کھانا۔

خدمت دین کے لئے تیاری کے متعلق ضروری ہدایات

میں شاذ و نادر طور پر بعض فوائد کے لئے سینما کی غیر معیوب فلموں کو دیکھ لینا جائز سمجھتا ہوں۔ لیکن ناچ کی محفلوں میں شامل ہونا بہت معیوب ہے۔ اور اس سے پرہیز چاہئیے۔ جوئے کی قسم کی سب کھیلوں سے پرہیز چاہئیے سنیما وغیرہ سے بھی حتی الوسع پرہیز ہی چاہئیے۔ لیکن سال میں ایک دو دفعہ دیکھنے کا موقع ہو۔ اور فلم گندی نہ ہو تو حرج نہیں۔ مگر احتیاط کے سب پہلو مد نظر رہیں۔

تم نے زندگی وقف کی ہوئی ہے۔ زندگی وقف کرنے کے یہ معنی ہیں۔ کہ انسان دنیا کے عیش و عشرت اور آرام و آسائش کو ترک کر دے اور دین کی خدمت میں اپنی ہر طاقت صرف کر دے۔ یہ امر صرف ارادہ سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اس کے لئے ہر روز کی تربیت اور تیاری کی ضرورت ہے۔ جس طرح سپاہی صرف بندوق پکڑ کر نہیں لڑ سکتا۔ بلکہ اسے فنون جنگ کے سیکھنے اور ان کی مشق کرتے رہنے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح دین کے سپاہی کو بھی ایک لمبی اور مستقل مشق کی ضرورت ہے۔ اس لئے اپنے ہر کام میں سادگی پیدا کرو۔

تمہارا اصل لباس عزت ہو۔ اس کے بغیر تم اپنا عہد پورا کرنے کے قابل نہ ہو گے۔ اور نعوذ باللہ من شرور انفسنا خدا تعالےٰ کی ناراضگی کو خرید لو گے۔ چاہئیے۔ کہ تمہارا لباس تمہارا کھانا پینا تمہاری رہائش سادہ ہو اور انکسار طبیعت کا خاصہ ہو جائے۔ کیونکہ

خدمت کرنے والا خدمت گار ہوتا ہے۔ اگر ایک انسان کی چال ڈھال اور اس کا قول و گفتگو خدمت گاری پر دلالت نہیں کرتا تو وہ خدمت کر ہی کس طرح سکتا ہے۔ خدمت کا میدان غرباء میں ہوتا ہے۔ ایسے آدمی کے تو غرباء پاس بھی نہیں آتے۔ اگر کوئی تمہارا خادم ہو۔ تو اسے بھائی کی طرح سمجھو دل میں شرمندگی محسوس کرو۔ کہ ایک بھائی سے خدمت لینے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ ہر ایک ادنیٰ اور اعلیٰ سے محبت کرو اور پیار اور اخلاق سے ملو بڑوں کا ادب کرو اور چھوٹوں پر شفقت۔ اپنے علم کی بناء پر یا اگر نیکی کی توفیق ملے اس کی بنا پر لوگوں پر بڑائی نہ ظاہر کرو۔ کہ اس سے نیکی برباد ہو جاتی ہے اپنے آپ کو سب سے چھوٹا سمجھو کہ عزت وہی ہے۔ جو انکساری میں ملتی ہے۔ جسے خدا اونچا کرے۔ وہی اونچا ہے اپنے کسب سے کمائی ہوئی عزت عزت نہیں۔ لوٹا ہوا مال ہے جو عزت کی بجائے ذلت کا موجب ہے۔ ہر حالت میں دینی خدمت سے غافل نہ ہو۔ اپنے نفس پر خرچ کرنے کی بجائے دین پر اور غرباء پر خرچ کرنے کو ترجیح دو مجھے بچپن میں تین روپے ملا کرتے تھے۔ اس میں سے خرچ کر کے تشحیذ الاذہان چلایا کرتا تھا۔ بعض اور دوست بھی اس میں شامل تھے۔ وہ بھی میری طرح بے سامان تھے۔ پھر بھی ہم نے رسالہ چلایا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھا چلایا۔ پس اپنے آرام پر دین کی مدد کو مقدم سمجھو۔ چندہ کو اپنے تمام حوائج پر مقدم سمجھو۔ اور اس کے علاوہ بھی نفس پر تنگی کر کے صدقہ و خیرات کا خیال رکھا کرو۔

تبلیغ کے متعلق ہدایت

۹۔ تبلیغ زبان سے بھی اور حسن اخلاق سے بھی مومن کا اہم فرض ہے۔ اس کو مت بھولو۔ اور کوشش کرو۔ کہ وہاں کی رہائش کا کوئی اچھا پھل وہاں چھوڑ کر آؤ۔

اچھے دوست

۱۰۔ اچھے دوست پیدا کرو۔ بجائے آوارہ اور خوش مذاق دوستوں کے پروفیسروں اور علمی مذاق والے لوگوں کی صحبت کو اپنے دل کی تسکین کا ذریعہ بناؤ۔

مسجد کی آمدورفت

۱۱۔ مسجد کی آمدورفت کو جہاں تک ہو سکے بڑھاؤ اور اگر موقع ملے۔ یورپ کے دیگر ممالک کی بھی سیر کرو۔

امام مسجد احمدیہ لنڈن کی اطاعت

۱۲۔ امام مسجد یورپ میں خلیفہ کا نمائندہ ہے۔ اس کی اطاعت اور اس سے تعاون ایمان کا ایک جزو ہے اس میں کوتاہی ہرگز نہ ہو۔

مومن بزدل نہیں ہوتا

۱۳۔ مومن بزدل نہیں ہوتا۔ عزیزوں کی جدائی شاق ہوتی ہے۔ مگر تم مومن بنو اور ان کی جدائی تمہاری ہمت کو پست نہ کرے۔ نہ کام میں روک ہو۔

صحیح بات قبول کرو اور غلط رد کردو

۱۴۔ لوگ عام طور پر لفظ رٹتے ہیں اور ناموں سے مرعوب ہوتے ہیں۔ تم اصطلاحوں سے نہ ڈرو۔ لفظ مت رٹو بلکہ مطلب کو سمجھنے کی کوشش کرو۔ اور جو صحیح بات ہو۔ اسے قبول کرو جو غلط ہو اسے رد کر دو۔ صرف اس لئے تسلیم نہ کرو کہ کورس میں لکھی ہے۔ یا کسی بڑے آدمی نے اس کی تصدیق کی ہے۔

سب عزت احمدیت میں ہے

۱۵۔ اس وقت سب عزت احمدیت میں ہے۔ پس احمدیت کے چھوٹے سے چھوٹے کام کو دنیا کی ہر عزت سے مقدم سمجھو اگر اس میں کوتاہی ہوئی۔ تو تم اپنی عاقبت بگاڑ لوگے۔

زندگی کا پانی

۱۶۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں میری تحریروں اور اخبارات سلسلہ کے پڑھنے کی عادت ڈالو کہ ان میں زندگی کا پانی ہے۔

سب نصیحتوں کا خلاصہ

اور پھر سب نصیحتوں کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ خدا کے بنو۔ خدا کے۔ ہم سب فانی ہیں۔ اور وہی زندہ اور حاصل کرنے کے قابل ہے۔ اس کا چہرہ دنیا کو دکھانے کی کوشش کرو۔ اپنی زندگی کو اسی کے لئے کر دو ہر سانس اسی کے لئے ہو۔ وہی مقصود ہو وہی مطلوب ہو وہی محبوب ہو جب تک اس کا نام دنیا میں روشن نہ ہو۔ جب تک اس کی حکومت دنیا میں قائم نہ ہو۔ تم کو آرام نہ آئے تم چین سے نہ بیٹھو۔ یاد رکھو اس فرض کی ادائیگی میں سستی پر ایک خطرناک لعنت مقرر ہے۔ ایک عظیم الشان انسان کی لعنت جس کی لعنت معمولی نہیں۔ وہ لعنت یہ ہے۔

اے خدا ہرگز مکن شاد آں دل تاریک را
آنکہ او را فکر دین احمد مختار نیست

اور وہ لعنت کرنے والا شخص خدا کا پیارا ہمارا سردار مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے۔ خدا تم کو اور تمہارے سب بھائیوں اور عزیزوں کو اس لعنت سے بچائے۔ آمین اللھم آمین۔ ربی۔ ربی۔ ربی! ؎

سپردم بتو مایہ خویش را
تو دانی حساب کم و بیش را

ربنا انک من تدخل النار فقد اخزیتہ وما للظالمین من انصار۔ ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان اٰمنوا بربکم فاٰمنا ربنا فاغفر لنا ذنوبنا وکفر عنا سیاٰتنا وتوفنا مع الابرار۔ ربنا واٰتنا ما وعدتنا علیٰ رسلک ولا تخزنا یوم القیامۃ۔ انک لا تخلف المیعاد۔ واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ ومنک یا رب العالمین

مرزا محمود احمد ۲۴/۹

مبلغین کے متعلق اعلان

ہمارے مبلغین جو جماعتوں میں دورہ کرتے ہیں ان کا فرض ہے۔ کہ وہ ہر جماعت کے متعلق اصلاح امور کو مدنظر رکھیں تبلیغی کام کے لئے ان میں تنظیم پیدا کریں۔ انصار اللہ کے کام کا معائنہ کریں۔ ان کو مناسب ہدایات دیں۔ اور دیکھیں۔ کہ آیا تبلیغ بذریعہ وفود باقاعدہ طور پر کی جاتی ہے۔ یا نہیں۔ اور آیا تعلیمی اجتماع بھی باقاعدہ ہوتے ہیں۔ یا نہیں۔ اور تبلیغی اشتہارات کی اشاعت کے متعلق بھی معلوم کریں۔ کہ کس طریق سے کی جاتی ہے۔ ان کے رجسٹرات دیکھیں اور جو ہدایات ان کو دیں۔ وہ رجسٹر معائنہ میں درج کریں۔ اور اس معائنہ کی نقل دفتر میں بھیج دیں۔

اب تک ان امور کی طرف مبلغین نے توجہ نہیں کی کیونکہ سوائے ایک دو مبلغین کے باقی کسی کی ہفتہ واری رپورٹ میں انصار اللہ کی تنظیم کے متعلق کوئی ذکر نہیں ہوتا۔ اور جو مبلغ کسی انصار اللہ کی جماعت کا معائنہ بھی کرتے ہیں۔ وہ سرسری طور پر۔ حالانکہ جب وہ کسی جماعت میں جائیں۔ تو ان کا سب سے اہم کام انصار اللہ کے کام کو باقاعدہ بنانا۔ اور ان کو مناسب ہدایات دینا ہے۔ جہاں ابھی یہ سلسلہ قائم نہیں ہوا۔ وہاں ان کو اس تحریک میں شامل ہونے کی ترغیب دی جائے۔ اور لائحہ عمل انصار اللہ سے آگاہ کیا جائے۔

دفتر سے ہر ماہ ان جماعتوں کو جو اپنی تبلیغی رپورٹیں نہیں بھیجتیں۔ یاددہانی کے خطوط لکھے جاتے ہیں۔ اور ماہ جون سے یاددہانیوں میں باقاعدگی کی گئی ہے۔ لیکن بعض جماعتوں نے میرے خطوط کے جواب میں لکھا ہے کہ ان کو ابھی تک معلوم ہی نہیں۔ کہ انصار اللہ کا لائحہ عمل کیا ہے اور کس طریق پر کام کرنا چاہیئے۔ اس پر ان کو لائحہ عمل بھیج دیا گیا ہے۔ آئندہ مبلغین کو چاہیئے۔ کہ جب وہ کسی جماعت میں جائیں۔ چاہے کسی خاص جلسہ پر ہی جائیں۔ انصار اللہ کا ضرور معائنہ کریں۔ اور معائنہ کے وقت مندرجہ بالا ہدایات کو مدنظر رکھیں۔ جہاں انصار اللہ قائم نہ ہو۔ وہاں لائحہ عمل انصار اللہ کے مطابق ان کو قائم کرنے کی تحریک کریں۔ اس پر جو لوگ اپنے

185

نظارتوں کے اعلانات

سکرٹریان تبلیغ کو اطلاع

انصاراللہ کی رپورٹیں جو دفتر میں آتی ہیں۔ ان میں بعض دوست تبلیغی اشاعت بذریعہ اشتہارات یا پمفلٹ کے خانہ میں صرف یہ لکھدینا کافی سمجھتے ہیں۔ کہ کچھ ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ حالانکہ اتنا لکھدینا کافی نہیں تبلیغی پمفلٹ کی اشاعت کی صحیح تعداد دینی چاہیئے۔ جو دوست مندرجہ بالا الفاظ لکھتے ہیں۔ ان کے متعلق یہی سمجھا جاتا ہے۔ کہ تبلیغ بذریعہ پمفلٹ و اشتہارات نہیں ہوئی۔ کیونکہ ہفتہ واری رپورٹ میں اس کے متعلق ذکر نہیں کیا جاسکتا۔ سو آئندہ سکرٹریان تبلیغ مطلع رہیں۔ کہ وہ صحیح تعداد لکھا کریں۔ کہ فلاں ٹریکٹ اس قدر تعداد میں تقسیم ہوا۔ اور اتنے لوگوں کو پڑھوایا گیا۔ اپنی رپورٹ میں ہر ایک بات وضاحت سے بیان کیا کریں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

نئی انصاراللہ کی جماعتیں قائم کیجائیں

جماعتوں کی رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بہت سی انصار اللہ کی جماعتوں نے ابھی باقاعدہ کام شروع نہیں کیا۔ بہت کم جماعتیں ہیں۔ جو باقاعدہ کام کرتی ہیں۔ ابھی انصاراللہ میں وہ کام کی روح پیدا نہیں ہوئی۔ جو ہونی چاہیئے بعض جماعتوں میں انصاراللہ قائم ہے۔ لیکن عملی کام نہیں ہوتا۔ یہ اتنا اہم کام ہے۔ کہ اس کو روز بروز ترقی دینی چاہیئے جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے انصار اللہ کے جلسہ منعقدہ ۳۰ دسمبر ۱۹۳۲ء میں فرمایا تھا "میری طبیعت تو آج خراب تھی۔ چنانچہ نماز میں بھی نہیں آسکا۔ سردرد نزلہ اور گلے میں درد کی شدید تکلیف ہے لیکن انصار اللہ کا کام اس قسم کا ہے۔ کہ میں نے خود اس جلسہ میں شامل ہونا ضروری سمجھا۔ چونکہ اس کی بنیاد میری کئی خوابوں پر رکھی گئی ہے۔ اس لئے میں نے اس میں شرکت ضروری خیال کی"۔

احباب حضور کے ان الفاظ سے اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ یہ کتنا ضروری کام ہے۔ جماعتوں کے امراء اور پریذیڈنٹوں اور نائب مہتمان تبلیغ اور انسپکٹران تبلیغ کو چاہیئے۔ کہ اس تحریک کو وسعت دینے میں پوری پوری کوشش کریں۔ جہاں انصاراللہ کی جماعت قائم نہ ہو۔ وہاں تحریک کرکے جماعت قائم کرکے دفتر میں رپورٹ کریں۔

میں امید کرتا ہوں۔ کہ دوست ضرور اس طرف توجہ فرمائینگے اور انصار اللہ میں کام کرنے کی از سر نو حقیقی روح پیدا کرینگے اور جہاں باقاعدہ کام شروع نہ کیا گیا ہو۔ وہاں کوشش سے کام باقاعدہ شروع کر دیں گے

جن دوستوں کو لائحہ عمل انصار اللہ نہ پہنچا ہو۔ وہ دفتر سے منگوا لیں۔ میں نے ہر ایک انصار اللہ کی جماعت کو تبلیغی دو ورقہ ماہوار بھجوانے کا انتظام کیا ہوا ہے۔ صرف باقاعدہ کام کرنے والی جماعتوں کو تبلیغی دو ورقہ بھیجا جایا کرے گا

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

تفصیل طلب رقوم

باوجود متواتر لکھنے اور اعلانات کرنے کے بعض احباب پھر بھی رقوم بھیجتے وقت تفصیل ہمراہ نہیں بھیجتے۔ جس کی وجہ سے ان کی رقوم امانت (بلا تفصیل) میں رکھنی پڑتی ہیں۔ اور جن مدات کے لئے بھیجی جاتی ہیں۔ ان میں داخل نہیں کی جاسکتیں۔ لہٰذا بذریعہ اعلان مندرجہ ذیل احباب کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنے نام کے سامنے کی رقوم کو ملاحظہ فرما کر فوراً ان کی تفصیل بھجوا دیں۔ تا ان مدات میں داخل ہو سکیں۔ جن میں ادخال کے لئے بھیجی گئی ہیں۔ اگر اس اعلان کے بعد بھی تفصیل نہ آئی۔ تو پھر مجلس مشاورت ۱۹۳۴ء کے فیصلہ کے مطابق ایسی رقوم جن کی تفصیل نہ آئے گی۔ چندہ عام میں داخل کرا دی جائیں گی۔ ایسی صورت میں جماعتوں یا احباب کے حسابات کی خرابی کی ذمہ واری صیغہ ہذا پر نہ ہوگی۔

تاریخ رقم موصولہ	نام فرستندہ	رقم
۲۸ ۵/۳۴	غلام حسین صاحب چک ۹۵ شمالی سرگودہا	۲۰-۰-۰
۱۱ ۷/۳۴	اللہ دتا صاحب Ginai Mombasa.	۳۲-۲-۰
۲ ۷/۳۴	سید عبدالرحمٰن صاحب Much	۱۲-۱۵-۰
۲۰ ۷/۳۴	مرزا خانصاحب چک ۸۶ جنوبی سرگودہا	۶۵-۰-۰
"	مولوی عبداللہ صاحب جوڑانوالہ	۲۸-۷-۰
۲ ۸/۳۴	نصیرالدین و فیروزالدین صاحب مکند پور۔ ضلع جالندھر	۱۲-۰-۰
"	محمد عثمان صاحب کوٹلی جالندھر	۶-۰-۰
۱۱ ۸/۳۴	ذاکر حسین صاحب سنور ریاست پٹیالہ	۷۶-۱۵-۰
"	چودھری نظام الدین صاحب لیٹ آباد	۱۵-۷-۰
۱۶ ۸/۳۴	مولا بخش صاحب بچھان ہوشیارپور	۲۴-۱۲-۰
۲۲ ۸/۳۴	محمد جمیل خانصاحب فیروزپور منجانب جماعت موگا	۱۹-۱۴-۰
۲۵ ۸/۳۴	خدا بخش صاحب پورٹ بلیر	۶۰-۰-۰
"	شہاب الدین صاحب بھٹنڈہ	۳۰-۰-۰
۲۶ ۸/۳۴	منشی عبداللطیف صاحب پسر منشی محمد اسمٰعیل صاحب سیالکوٹی	۲۵۵-۰-۰
۲۸ ۸/۳۴	قریشی احمد شفیع صاحب میانوالی	۱۰۳-۶-۰
"	چودھری علی احمد صاحب لائلپور	۱۰۰-۰-۰
"	میاں اللہ داد صاحب ماجرہ ضلع گجرات	۵۲-۶-۰

ناظر بیت المال قادیان

اعلان معافی اور اظہار خوشنودی

مدعیہ والدہ مولوی محمد سلیم صاحب بنام قاضی محمد رشید صاحب سکنہ گھنوکے ججہ ضلع سیالکوٹ دعویٰ اجرائے ڈگری مقدمہ مندرجہ عنوان میں قاضی محمد رشید صاحب کے متعلق اس لئے قطع تعلق کا اعلان کیا گیا تھا۔ کہ انہوں نے ڈگری کی رقم ادا نہیں کی۔ اب قاضی صاحب موصوف نے سلسلہ کے نظام کا ادب کرتے ہوئے ڈگری کی رقم ۱۸۱ روپیہ ۳۰ اگست کو امور عامہ میں جمع کرا دی ہے۔ اور مدعیہ کو دیدی گئی ہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے قاضی محمد رشید صاحب کو معافی دے دی ہے۔ نیز حضور نے قاضی صاحب کے اس رویہ پر اظہار تحسین فرمایا ہے۔ ناظر امور عامہ

تحریک چندہ جلسہ سالانہ

اللہ تعالےٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ قریب آرہا ہے۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ اس سال کے جلسہ کو بھی اپنی طاقت کے مطابق کامیاب بنانے کی سعی کریں۔ تا اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے جلسہ کی رونق اور کامیابی بڑھائے۔ اور اس میں حصہ لینے کے باعث اس کی برکات خاص سے ہمیں بھی مستفید فرمائے۔ سلسلہ کے کاموں میں جلسہ سالانہ ایک نہایت اہم کام ہے۔ جس سے ہر سال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے نشانات ظاہر ہوتے ہیں۔ اور جماعت کے شیرازہ بندی کی ضرورت پوری ہوتی ہے۔ اگرچہ یہ صحیح ہے۔ کہ افراد جماعت ایک مرکز یعنی امام وقت کے ہاتھ پر جمع ہوتے ہیں لیکن ان کے باہمی تعلقات محبت و اخوت اور امام وقت کی ہدایات کے ماتحت تمام جماعت کے اتحاد عمل کو جو فائدہ جلسہ سالانہ سے پہنچ سکتا ہے۔ وہ کسی اور طرح نہیں پہنچ سکتا۔ پس جلسہ سالانہ سلسلہ احمدیہ میں برکات کا ایک مجموعہ ہے اس سے متمتع ہونا ہمارا بڑا فرض ہے۔ اور یہ بات ظاہر ہے۔ کہ جسقدر اہم اور مفید کام ہوتا ہے اسی قدر زیادہ فوائد اس میں حصہ لینے سے حاصل ہوتے ہیں۔

جماعت احمدیہ مصر کی ترقی

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ یا ایھا الذین امنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبھم و یحبونہ اذلۃ علی المومنین اعزۃ علی الکافرین یجاھدون فی سبیل اللہ ولا یخافون لومۃ لائم ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ واسع علیم

اس آیت سے ظاہر ہے۔ کہ مومنوں کی جماعت کی یہ علامت نہیں کہ ان میں سے کوئی مرتد نہ ہو۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ مرتدین کے ارتداد کے بعد اللہ تعالیٰ اپنی تائید و نصرت سے نیکوکار مجاہدین کی ایک جماعت ان میں شامل کر دیتا ہے۔ گزشتہ سال بعض لوگوں کی انگیخت پر قاہرہ میں احمدیوں کو زدوکوب کیا گیا وہ حادثہ ایک فتنہ تھا۔ جس کے نتیجہ میں دو شخص جو جماعت میں ہمیشہ اختلافات پیدا کرتے رہتے تھے۔ اور جنہیں بعض مخلصین سے ذاتی عداوت تھی۔ چندوں کی ادائیگی میں ایک نے تو کبھی حصہ نہ لیا تھا۔ اور دوسرے نے صرف دو تین مرتبہ چندہ ادا کیا تھا۔ یہ دو شخص اس فتنہ کے بعد احمدیت سے علیحدہ ہو گئے۔ انہوں نے اپنی اہمیت پیدا کرنے کے لئے بعض لوگوں کے نام محض جھوٹ موٹ اور بعض جو کبھی نام کے طور پر احمدیت میں داخل ہوئے تھے۔ ان کے نام بھی اپنے ساتھ ملا لئے۔ مشائخ نے ان کو سر پر اٹھا لیا اور کل تک جنہیں جاہل لکھا جاتا تھا۔ آج انہیں اساتذہ قرار دیا گیا۔ ازہر کے علماء نے ان کی دعوت کی اور خوب جلسے ہوئے مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ ہندوستانی اخبارات نے بھی ان لوگوں کے متعلق خوب تعریفوں کے پل باندھے ہیں۔

بلاشبہ کسی معمولی سے معمولی احمدی کا بھی مرتد ہو جانا ہمیں رنج پہنچاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ گواہ ہے۔ کہ ان لوگوں کے ارتداد پر جماعت احمدیہ قاہرہ اور مجھے رنج کی نسبت خوشی زیادہ تھی۔ وہ درحقیقت جماعت کے لئے ایک مادہ فاسد عضو کا حکم رکھتے تھے۔ جن کا کاٹا جانا ہی بہتر تھا۔ خدا تعالیٰ کی مصلحتوں کو وہی خوب جانتا ہے۔ بہرحال یہ لوگ علیحدہ ہو گئے ہاں میں یہ کہنے سے رک نہیں سکتا۔ کہ اس جگہ ہمیں بھی ایسے اخبارات سے واسطہ پڑا ہے۔ جن کے نزدیک احمدیت کی مخالفت میں جھوٹ بولنا جائز ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں بھی بعض احمدیوں کے نام جو آج تک باقاعدہ احمدی ہیں۔ مرتدین کی ذیل میں شائع کر دئیے گئے۔

آج اس حادثہ پر قریباً ایک سال گذرتا ہے۔ مخالفین نے اس عرصہ میں مقدور بھر کوششیں کیں۔ کہ احمدیت کو کچل دیا جائے۔ لیکن میں آج نہایت ہی خوشی کے ساتھ یہ اعلان کرتا ہوں۔ کہ جماعت احمدیہ قاہرہ کم ہونے کی بجائے زیادہ اور کمزور ہونے کی بجائے طاقتور ہو گئی ہے۔ مرتدین کے ارتداد کے بعد آج تک قریباً پچیس افراد داخل سلسلہ ہوئے ہیں۔ اور جماعت قاہرہ کے ممبر پچاس سے زیادہ ہیں۔ نئے داخل ہونے والوں میں بلحاظ دنیوی عزت اور بلحاظ دینی معلومات کے بھی ہر طرح سے اضافہ ہوا ہے۔ بخدا ان نئے دوستوں کو دیکھ کر میرا دل باغ باغ ہو گیا۔ وہ کس محبت سے حضرت مسیح موعود کا نام آنے پر "علیہ السلام" کہتے اور احمدیت کے مسائل پر دلکش لیکچر دیتے اور دوسرے لوگوں کو پیغام حق پہنچانے میں روز و شب مشغول رہتے ہیں۔ یہ واقعہ یقیناً اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کا ایک نشان ہے۔

خاکسار:- ابوالعطاء الجالندھری از قاہرہ ۔ مصر ۱۴ اگست ۱۹۳۷ء

"ممبران فیلوشپ آف یوتھ لاہور" توجہ کریں

"الفضل" کی ایک گزشتہ اشاعت میں خاکسار کی طرف سے "ممبران فیلوشپ آف یوتھ لاہور" کے نام ایک اعلان بدیں مضمون نکلا تھا۔ کہ بعض بیرونی ممبران ترسیل چندہ میں تساہل اور کوتاہی سے کام لے رہے ہیں۔ اس پر بعض احباب نے اپنے چندے ارسال فرما کر ہمیں ممنون فرمایا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ مگر سوائے معدودے چند ممبران کے ابھی اکثر حصہ احباب کا ایسا ہے جس کی طرف سے کامل سکوت اور خاموشی کا مظاہرہ ہو رہا ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ یہ خاموشی کیوں اور کس وجہ سے ہے۔ ہاں بعض احباب کو بعض وقتی وجوہات کی بناء پر معذور سمجھتے ہوئے اب دوبارہ ان کی خدمت میں عرض پرداز ہوں۔ کہ وہ اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں۔ وہ کام جو باقاعدہ کیا جائے بہت بہتر ہوتا ہے بہ نسبت اس کام کے جو صرف دو چار روز جوش نفس کے ماتحت کر کے پھر ہمیشہ کے لئے اسے خیرباد کہہ دی جائے۔ جو احباب فیلوشپ کی ممبری سے محض اپنی بے قاعدگی کی وجہ سے ناحق دل برداشتہ ہو چکے ہیں اور ۶/ ماہوار کی قلیل ترین رقم خدا کی راہ میں دینا اپنے اوپر ایک بار سمجھتے ہیں۔ اور نہیں چاہتے کہ قال اللہ اور قال الرسول کے ماتحت تبلیغی کام کو بصورت اشاعت لٹریچر ہر ممکن طور پر وسعت دیں۔ وہ براہ کرم ایک پوسٹ کارڈ کے ذریعہ ہمیں کم از کم اپنے آئندہ ارادہ سے مطلع فرما دیں۔ بعض کمزور احباب کو یہ رعایت دی جاتی ہے۔ کہ اگر وہ سمجھتے ہیں۔ کہ ان کے نام بقایا جات بڑھ چکے ہیں۔ اور اب وہ ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے اور اس بار کی وجہ سے وہ آئندہ کے لئے بھی خاموش ہیں۔ تو وہ "گذشتہ را صلوۃ آئندہ را احتیاط" پر ہی عمل کریں۔ اور اب سے باقاعدہ ممبر بن کر ماہوار چندہ ادا کرتے رہیں۔ تا بعض ممبران کی غفلت سے کام میں روک پیدا ہونے کی بجائے ایک باقاعدگی۔ تسلسل۔ دوام اور روانگی ہو۔

ممبران فیلوشپ کے علاوہ بیرونی جماعتیں بھی ہمارے ماہوار تبلیغی ٹریکٹوں سے فائدہ اٹھا سکتی ہیں۔ جس کی یہ صورت ہو سکتی ہے کہ حضرات سیکرٹریان تبلیغ انجمن ہائے احمدیہ ہمیں مطلوبہ تعداد کا آرڈر فرمایا کریں۔ ٹریکٹ فی روپیہ سینکڑہ کے حساب سے پیشگی رقم آنے پر یا اجازت سے بذریعہ وی پی ارسال کر دئیے جائیں گے۔

آنے والے یوم التبلیغ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا فیلوشپ کے لئے رقم فرمودہ ٹریکٹ "پکارنے والے کی آواز" انشاء اللہ بڑی تعداد میں چھپوانے کا ارادہ ہے۔ احباب ابھی سے آرڈر دے دیں۔ تاکہ تعداد کا اندازہ ہو سکے۔

مندرجہ ذیل بعض ضروری امور نوٹ کر لئے جائیں۔

(۱) میں نے اپنی جائے رہائش تبدیل کر لی ہے۔ اس لئے اب تمام خط و کتابت متعلقہ فیلوشپ ذیل میں درج ہوئے پتہ پر کی جاوے۔

(۲) خط و کتابت کرتے وقت اپنا نام و پتہ یعنی مقام۔ ڈاک خانہ۔ ضلع بہت صاف تحریر کیا جائے۔ تاکہ تعمیل میں دقت نہ ہو۔

(۳) فیلوشپ سے متعلق تمام ترسیل زر بنام فنانشل سکرٹری "جناب غلام محمد صاحب ثالث احمدی مصری۔ لوہاری منڈی۔ کوچہ کچ کوٹھیاں لاہور" کے ایڈریس پر ہو۔ خاکسار کے نام کوئی چندہ ارسال نہ کیا جائے۔

(۴) بجائے ایک ایک ماہ کا چندہ ارسال کرنے کے دو تین ماہ کا یکمشت ادا کرنے سے زائد اخراجات ڈاک میں بہت حد تک بچت ہو سکتی ہے۔

بالآخر میں امید کرتا ہوں۔ کہ احباب اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے آئندہ شکایات کا موقعہ نہ دیں گے۔

خاکسار:- ملک بشیر احمد۔ جنرل سکرٹری "احمدیہ فیلوشپ آف یوتھ" ایڈورڈ ہوسٹل لاہور

اندھیرے گھر کا چراغ حب اٹھرا (رجسٹرڈ)

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ اس مرض کو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ طبیب لوگ اسقاط حمل اور ڈاکٹر صاحبان مس کیریج کہتے ہیں۔ یہ نہایت ہی موذی بیماری ہے۔ اس نے ہزاروں گھر بے اولاد کر دیئے۔ جو ہمیشہ نونہال بچوں کی آرزو میں غم و مصیبت میں مبتلا رہتے ہیں۔ مولا کریم ہر ایک کو اس موذی مرض سے بچائے رکھے آمین۔ اس بیماری کا مجرب علاج نظام جان مالک دواخانہ معین الصحت نے استادی المکرم حضرت نورالدین شاہی طبیب سے سیکھا ہے۔ اور حضور ہی کے حکم سے ۱۹۱۰ء سے پبلک میں شائع کیا۔ اور احتیاطی رنگ میں گورنمنٹ آف انڈیا سے اپنے دواخانہ کے لئے رجسٹرڈ کرایا ہے۔ تاکہ پبلک کسی اور کے دھوکہ میں نہ پھنس جائے۔ حب اٹھرا مولانا استادی المکرم نورالدین شاہی طبیب کا مجرب نسخہ ہے یہ نسخہ نہ کوئی اور شخص بنا سکتا ہے اور نہ ہی فروخت کر سکتا ہے۔ ہوشیار رہیں۔ صرف دواخانہ ہذا کیلئے رجسٹرڈ ہے۔ اس کے استعمال سے بفضل خدا ہزاروں گھر صاحب اولاد ہو چکے ہیں حب اٹھرا کے استعمال سے بچہ۔ ذہین۔ خوبصورت اور تندرست اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہو کر مایوس والدین کیلئے دل کی ٹھنڈک ہوتا ہے۔ منگوا کر استعمال کرا کر قدرت خدا کا مشاہدہ کریں۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک اا تولہ یکدم منگوانے پر للعہ روپیہ علاوہ محصول نصف منگوانے پر صرف محصول معاف۔ نوٹ: ہمارے دواخانہ کے سرپرست و نگران حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ہیں آپ نے پہلے بھی تحریر فرمایا تھا کہ اس دواخانہ میں تمام ادویات صحیح اور کامل اجزا اور پوری احتیاط اور خاص طبی طریق سے تیار کی جاتی ہیں۔ میں نے ایسی صفائی اور احتیاط اطباء میں نہیں دیکھی

المشتھر: حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

دوا لیجئے دعا دیجئے

صحت دولت ہے ہومیوپیتھک علاج میں اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے لئے بے انتہا فوائد رکھے ہیں۔ اس میں قوت شفا بہ نسبت دوسرے طریقہ علاج کے زیادہ ہے۔ قلیل دوا۔ زیادہ فائدہ۔ روپوں کا کام پیسوں۔ سالوں کا کام دنوں اور منٹوں میں ان ہی دواؤں سے ہوتا ہے سینکڑوں ڈاکٹروں کی تجربات ہزاروں بار تجربہ شدہ زود اثر بے ضرر۔ بیماری کو جڑ سے کاٹنے والی۔ انجکشن کے برے اثرات اور اپریشن کی تکلیف سے نجات دینے والی۔ دنیا میں مقبول۔ مایوس العلاج مریض بفضل خدا صحتیاب ہوتے ہیں۔ کوئی مرض ہو کیفیت پوری لکھیے۔ شافی خدا ہے۔ امراض مستورات اور امراض مخصوصہ مردان کے لئے بہترین ادویات موجود ہیں۔ دیرینہ پیچیدہ وگندہ امراض میں ہومیوپیتھک ادویات بمقابلہ دیگر ادویات بہت جلد کام کرتی ہیں۔ بواسیر خونی ۸ء دمہ ۸ء کنٹھ مالا ۸ء گنٹھیا ۸ء ناسور ۸ء پرسوت ۸ء باد گولہ ۸ء یرقان ۸ء تلی ۸ء سیلان الرحم ۸ء ذیابیطس ۸ء سفید داغ ۸ء مرض سوزاک ۸ء دق سل ۸ء جریان ۸ء منجن دندان فی اونس ۸ء مقویات فی اونس ۸ء محصول ڈاک علاوہ

ایم ایچ۔ احمدی ہومیوپیتھ چتوڑ گڈھ میواڑ

اکسیر تسہیل ولادت

بچہ کی پیدائش کو آسان کر دینے والی دنیا بھر میں ایک ہی مجرب المجرب دوا ہے۔ جس کے بروقت استعمال سے وہ نازک اور دل ہلا دینے والی مشکل گھڑیاں بفضل خدا آسان ہو جاتی ہیں بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہوتا ہے۔ اور بعد ولادت بھی درد بھی کو نہیں ہوتے قیمت معہ محصول ۸ء صرف

مینجر شفاخانہ دہپذیر بیلانوالی ضلع سرگودھا

گکرے! گکرے!! گکرے!!!

آنکھوں کیلئے کیا ہی تباہ کن مرض ہے۔ اس سے آنکھوں میں کھجلی کی تکلیف رہتی ہے۔ روشنی میں آنکھیں بخوبی کھل نہیں سکتیں۔ نظر آہستہ آہستہ مفقود ہوتی جاتی ہے غرضیکہ اس مرض سے مریض سخت تکلیف میں ہوتا ہے یہ مرض اگر ایکدفعہ جڑ پکڑ جائے تو ہٹنے کا نام نہیں لیتا۔ اور اکثر اوقات اپریشن تک نوبت آ جاتی ہے۔ پس اس مرض کا جہاں تک ہو سکے بہت جلدی انتظام کرنا چاہیے۔ رب سے بڑھکر اس مرض کیلئے علاج سرمہ نورانی ہے گکرے نئے ہوں یا پرانے۔ سرمہ نورانی کے استعمال سے بہت جلدی دور ہو جاتے ہیں۔ اگر فائدہ نہ ہو تو حلفیہ تحریر آنے پر قیمت واپس کر دی جائیگی۔ ضرور آزمائش کیجئے اور اس بیش بہا تحفہ سے فائدہ اٹھائیے۔ سرمہ نورانی کا روزانہ استعمال نظر کو تیز کرتا ہے۔ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ علاوہ پیکنگ و محصولڈاک ۴ر کے ٹکٹ بھیجکر نمونہ مفت طلب فرمائیے

دلکشا منجن دانتوں اور مسوڑوں کی جملہ امراض کیلئے واحد منجن ہے اس کے استعمال سے پائیوریا جیسا موذی مرض بھی جڑ سے اکھڑ جاتا ہے لیکن استقلال کیساتھ استعمال کرنا شرط ہے قیمت فی شیشی

دلکشا ہیر آئل بالوں کے لئے ازبس بہترین تیل ثابت ہو چکا ہے۔ قیمت فی شیشی ۴ اونس ایک روپیہ ۱۹ اونس کی شیشی ۱۲ علاوہ محصولڈاک ۴ اونس والی دو شیشیاں ایک ہی شیشی جتنے محصولڈاک میں جا سکتی ہیں۔ اس کا ضرور لحاظ رکھا کریں۔

کناری روز عورتوں اور مردوں کی مخصوص بیماریوں کیلئے لاثانی ہے قیمت فی شیشی ۸ء تین شیشی للعہ تفصیل کیلئے کارخانہ کی مکمل فہرست ایک کارڈ لکھ کر مفت طلب فرمائیے نوٹ۔ آرڈر دیتے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ **دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان**

فروخت دوکان ادویہ

بندہ چند دنوں تک عراق جا رہا ہے۔ اور بندہ کی دوکان میں ادویات کا کافی سامان ہے اور فرنیچر بھی کافی ہے۔ اگر کوئی دوست ڈاکٹر اس جگہ آنا پسند کرے۔ تو سب دوکان لگی لگائی کا سودا کر سکتا ہے۔ ورنہ ویسے ادویات یا سامان کا نقد سودا کر کے لے جا سکتا ہے

فیروزالدین افغان میڈیکل ہال ایبٹ آباد ضلع ہزارہ

گھر بیٹھے انگریزی سیکھیے

جناب دفعدار محمد بخش صاحب سکول ماسٹر چھاؤنی میرٹھ سے لکھتے ہیں:- بندہ کو مدت سے انگریزی سیکھنے کا شوق تھا دس دس بارہ روپے بھی استاد صاحبان کو دیئے۔ لیکن کوئی رہبر نہ ملا۔ خوش قسمتی سے جدید انگلش ٹیچر (رجسٹرڈ) مل گیا۔ اب میں اچھی طرح انگریزی بول اور پڑھ سکتا ہوں اور امید ہے کہ انگریزی کا امتحان پاس کر لوں گا۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ علاوہ محصولڈاک۔ اگر لائق استاد کا کام نہ دے تو کل قیمت واپس منگوا لیں۔ **قمر برادرز (الف) شملہ**

الفضل میں اشتہار دے کر فائدہ اٹھائیے

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

بمبئی کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ دوران سال میں پانچ لاکھ افراد صوبہ بمبئی میں سانپوں کا شکار ہوئے۔ زیادہ حصہ کو ناگوں نے ڈسا۔ حکومت کی افسران صحت کو ہدایت ہے کہ لوگوں کو سانپ کے ڈسنے کا علاج بتایا جائے مگر بدقسمتی سے لوگ مار گزیدہ کا بہترین علاج جادو خیال کرتے ہیں ہیفکائن انسٹی ٹیوٹ بمبئی جس نے سانپ کا زہر زائل کرنے کے لئے ایک ٹیکہ تیار کیا ہے۔ اعلان کیا ہے کہ دس ہزار روپیہ کا انعام اس شخص کو دیا جائے گا۔ جو مار گزیدہ بندر کو جادو سے اچھا کر دکھائے۔

ریاست جھابوا کے متعلق شملہ سے ۷ ستمبر کی اطلاع ہے۔ کہ راجہ صاحب نے تحقیقاتی کمیشن کے تقرر کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اس لئے حکومت ہند نے ان سے درخواست کی ہے کہ وہ ریاست سے باہر چلے جائیں۔ جھابوا مالوہ کے مرکزی پہاڑی حصہ میں ایک ریاست ہے جس کا رقبہ ایک ہزار تین سو چھتیس مربع میل اور آبادی ایک لاکھ تیئس ہزار نو سو تیس افراد پر مشتمل ہے۔

چوہدری شاہ محمد صاحب بیرسٹر ایم ایل سی کا ۷ ستمبر شیخوپورہ میں دفعتًا انتقال ہو گیا۔ ان کی عمر اس وقت ۴۸ برس تھی۔

کانگرس کے اڑتالیسویں اجلاس کی مجلس استقبالیہ کی ورکنگ کمیٹی نے ۵ ستمبر کو بمبئی میں بحث و تمحیص کے بعد فیصلہ کیا۔ کہ کانگرس کا اجلاس عام ۲۶-۲۷-۲۸ اکتوبر کو منعقد کیا جائے۔ شمولیت کے لئے دو روپے فیس مقرر کی گئی ہے۔

مدراس سے ۱۰ ستمبر کی اطلاع ہے۔ کہ گورنر نے مدراس کونسل کی میعاد ۶ نومبر ۱۹۳۵ء تک بڑھا دی ہے دستوری نظام میں جو تبدیلیاں ہونگی۔ ان کے پیش نظر یہ توسیع عمل میں آئی ہے۔

لنڈن سے ۵ ستمبر کی اطلاع ہے کہ رائل ایر فورس کے لفٹننٹ جافرے بلکٹن نے ۴ ستمبر کو سات ہزار فٹ بلندی پر پرواز کر کے بلند پروازی کا نیا برطانوی ریکارڈ قائم کیا ہے۔

جائنٹ سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ کے متعلق لنڈن کی ایک اطلاع ہے کہ اس پر ۲۵ اکتوبر کو دستخط ہونگے۔

ریاست جموں و کشمیر کی پانچویں نمائش کا ۵ ستمبر کو سری نگر میں افتتاح ہوا۔ ہز ہائی نس مہاراجہ بہادر پرائیویٹ طور پر تشریف لائے۔ ریاست کے وزراء اور نمائش کے افسر آپ کے ہمرکاب تھے۔ اس کے بعد نمائش کو پبلک کے لئے کھول دیا گیا۔ یہ نمائش ۲۵ ستمبر تک جاری رہے گی۔

مسٹر راجگوپال آچاریہ نے مدراس سے ۷ ستمبر کی اطلاع کے مطابق ایک بیان میں اس افواہ کے متعلق کہ گاندھی جی کانگرس کی لیڈری سے دست بردار ہو رہے ہیں۔ کہا کہ گاندھی جی کا ارادہ ہے۔ کانگرس کے کانسٹی ٹیوشن میں ایسی اصلاح کریں کہ یہ ہر قسم کے تشدد سے پاک ہو جائے۔ اگر کانگرس نے آپ کی تجویز کردہ اصلاح پر عمل نہ کیا۔ تو وہ کانگرس کے آئندہ اجلاس کے بعد ایسے کارکنوں کی ایک علیحدہ جماعت قائم کریں گے۔ جو عدم تشدد کے پوری طرح پابند ہو

الہ آباد سے ۷ ستمبر کی اطلاع ہے کہ واردھا میں کانگرس ورکنگ کمیٹی اور کانگرس نیشنلسٹ پارٹی کے درمیان سمجھوتہ ہو جانے کا بہت حد تک امکان ہے۔ اس سلسلہ میں تجویز کیا جا رہا ہے کہ بیس نشستیں پنڈت مالویہ کی پارٹی کے لئے مخصوص کر دی جائیں۔ مسٹر اینے کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ وہ تیس نشستوں کا مطالبہ کرنے والے ہیں

نئی دہلی سے ۱۰ ستمبر کی اطلاع ہے کہ ایک ہندو کا ۱۸ سالہ لڑکا دریائے جمنا میں تیرنے گیا۔ تو ایک زبردست رو اسے بہا کر لے گئی اور خیال کر لیا گیا کہ وہ ڈوب گیا ہے اس کے والدین اور رشتہ دار مصروف آہ و فغاں تھے کہ دوسرے دن ایک شخص اس لڑکے کو صحیح و سلامت گھر لے آیا۔ کہا جاتا ہے کہ کئی میل بہنے کے بعد وہ گھاس میں پھنس گیا۔ جسے گوجروں نے نکال لیا۔ اور معمولی علاج کیا جس کے بعد وہ تندرست ہو گیا۔

جنیوا سے ۵ ستمبر کی اطلاع ہے کہ چین کی علیحدگی سے جو نشست جمعیت اقوام کی مجلس آئین سازمیں خالی ہونے والی ہے۔ اسے پُر کرنے کے لئے ترکی نے اپنے آپ کو پیش کیا ہے۔ حکومت ترکیہ کا ایک سرکاری بیان مظہر ہے کہ ترکی کے حق میں ایران اپنی امیدواری سے دست بردار ہو رہا ہے

بنگال گورنمنٹ کے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے کلکتہ سے ۷ ستمبر کی اطلاع کے مطابق ایک بیان شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ بنگال تعلیمی معاملات میں بہت دلچسپی لے رہا ہے چنانچہ ۲۲-۱۹۲۱ء میں طلباء کی تعداد ۱۹ لاکھ تھی۔ لیکن ۳۳-۱۹۳۲ء میں ۲۴ ½ لاکھ ہو گئی۔

کونسل آف سٹیٹ میں ۵ ستمبر کو کمانڈر انچیف نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ ۹۶-۱۸۹۵ء سے لے کر ۱۶-۱۹۱۵ء تک علاقہ سرحد کی لڑائیوں میں حکومت ہند کا ۷۶ کروڑ روپیہ خرچ ہوا۔ اس کے علاوہ ۱۹۱۹ء میں علاقہ سرحد کی لڑائیوں پر جس میں تیسری افغان جنگ بھی شامل ہے۔ ساڑھے اکتیس کروڑ روپیہ صرف ہوا۔

کمانڈر انچیف نے ۱۰ ستمبر کے کونسل آف سٹیٹ کے اجلاس میں اپنے ان ریمارکس کو واپس لے لیا۔ جو آرمی بل پر بحث کرتے ہوئے غیر سرکاری ممبران کے متعلق انہوں نے ۵ ستمبر کے اجلاس میں کئے تھے۔

دہلی کی خبر ہے کہ چکوال کا ایک مسلمان طالب علم جس نے اسی سال امتحان انٹرنس پاس کیا ہے۔ ۷ ستمبر کو مشتبہ حالت میں چکر لگاتا ہوا پایا گیا۔ ایک پولیس مین کے دریافت کرنے پر اس نے بتایا۔ کہ وہ پلول کے اس سکھ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کو قتل کرنے کے لئے آیا تھا۔ جس نے مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرتے ہوئے اصطبل کے گدھے کا نام احمد رکھ دیا۔ مگر جس وقت وہ پلول پہنچا تو اسے معلوم ہوا کہ وہ سکھ کہیں تبدیل ہو گیا ہے پس اس نے قتل کا ارادہ ترک کر دیا۔ مجسٹریٹ نے سماعت مقدمہ کے بعد اس کو چار ماہ کی سزائے قید کا حکم دیا۔

مدراس سے ۷ ستمبر کی اطلاع کے مطابق انٹرنیشنل فیلوشپ کے جائنٹ سکرٹری نے پریس کو یہ بیان دیا ہے کہ تامل زبان کی ایک کتاب جو کیتھولک چرچ کی طرف سے شائع کی گئی تھی۔ اور جس کے خلاف مسلمانوں نے صدائے احتجاج بلند کی تھی۔ اس کے متعلق رومن کیتھولک کے لاٹ پادری نے وعدہ کیا ہے کہ کتاب کے آئندہ ایڈیشن میں وہ فقرات حذف کر دئے جائیں گے۔ یا ان میں خاطر خواہ ترمیم کر دی جائے گی جن پر مسلمانوں کا اعتراض ہے۔

کلکتہ کے ایڈیشنل سیشن جج نے ۷ ستمبر کو نو اشخاص کو عبور دریائے شور کی سزا کا حکم دیا۔ اور بیس اشخاص کو تین سال سے دس سال تک مختلف المیعاد قید کی سزائیں دیں۔ یہ پنجابی ڈاکوؤں کا ایک خوفناک گروہ تھا جس نے بنگال بہار اڑیسہ اور سی پی میں ۵۹ ڈاکے ڈالے۔

شملہ سے ۷ ستمبر کی اطلاع ہے کہ شاہ اسرائے ریلیف فنڈ کی میزان اسٹھ لاکھ چوبیس ہزار سات چوبیس روپے تک پہنچ گئی ہے

حیدر آباد دکن سے ۵ ستمبر کی اطلاع ہے کہ اعلیٰ حضرت حضور نظام نے یہ فرمان جاری کیا ہے۔ کہ ہندو ملازموں کو یاترا جانے کے زمانہ میں ۱۰ ماہ تک کی رخصت معہ تنخواہ دی جایا کرے۔

لنڈن سے ۵ اگست کی اطلاع کے مطابق ۳۰ اگست کو

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی